بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلّی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

جماعت احمدیہ برطانیہ کا تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مجلّہ

لندن

اخبار احمدیہ

جون ۲۰۲۳ء ذوالقعد، ذوالحج، ہجری قمری ۱۴۴۴ احسان، ہجری شمسی ۱۴۰۲ شمارہ ۳

حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی، دعا اور توکل ہی تھا جس نے ان کی مشکل کو دور کر دیا۔ پس ہمارا کام یہی ہے کہ عیدِ قربان سے قربانی کی روح اور اس کے پیچھے کارفرما خدا کی رضا کے متلاشی رہیں۔

(خطبہ عید الاضحیٰ ۲۹؍ جون ۲۰۲۳ء)



برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے مراکز میں عزت مآب بادشاہ کی تاج پوشی کی تقریبات











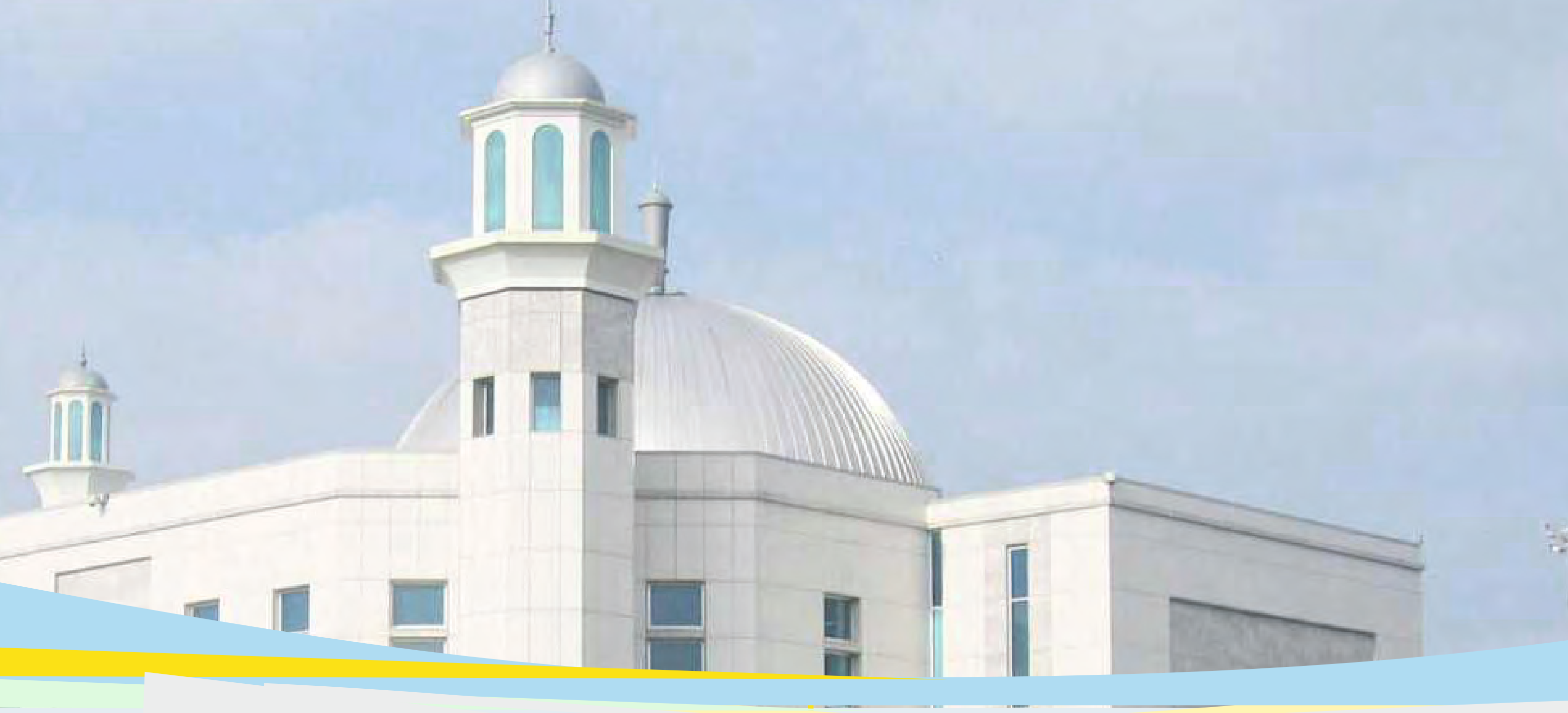












مجلسِ ادارت

سرپرست	محترم رفیق احمد حیات امیر جماعت احمدیہ برطانیہ
مدیرِ اعلیٰ	عطاء القدوس
مدیران	مسرور احمد، داؤد احمد عابد
مینیجر	ولید احمد
معاونین	سعد محمود باجوہ، زوار بٹ، عمران احمد خالد، عمّار احمد، انس احمد، مبارک صدیقی
پروف ریڈنگ	افضال ربانی، لطیف احمد شیخ
ڈیزائننگ وکمپوزنگ	اظہر مانی
سرِورق ڈیزائن	مرزا ندیم احمد
مینیجر ترسیل	شیخ طاہر احمد

فہرست مضامین

صفحہ

فرمانِ الٰہی

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ
السُّجُوْدِ ۝ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ
۝ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ
فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۝ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ
الْعَتِيْقِ ۝ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا
يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ
بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ
۝ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى
ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ
بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ
قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالْبُدْنَ
جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖۗ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ
جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ لَنْ يَّنَالَ
اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا
هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ﴿سورۃ الحج: 27 تا 38﴾

اور (یاد کر) جب ہم نے ابراہیم کو بیت اللہ کی جگہ پر رہائش کا موقع دیا (اور کہا) کہ کسی چیز کو ہمارا شریک نہ بناؤ اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لئے اور کھڑے ہو کر عبادت کرنے والوں کے لئے اور رکوع کرنے والوں کے لئے اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک کر۔ اور تمام لوگوں میں اعلان کر دے کہ وہ حج کی نیت سے تیرے پاس آیا کریں پیدل بھی اور ہر ایسی سواری پر بھی جو لمبے سفر کی وجہ سے دبلی ہو گئی ہو (ایسی سواریاں) دور دور سے گہرے راستوں پر سے ہوتی ہوئی آئیں گی۔ تا کہ وہ (یعنی آنے والے) ان منافع کو دیکھیں جو ان کے لئے (مقرر کئے گئے) ہیں اور کچھ مقرر دنوں میں اللہ کو ان

نعمتوں کی وجہ سے یاد کریں جو ہم نے ان کو دی ہیں (یعنی) بڑے جانوروں کی قسم سے (جیسے گائے اونٹ وغیرہ) پس چاہیئے کہ وہ ان کے گوشت کھائیں اور تکلیف میں پڑے ہوئے اور نادار کو کھلائیں۔ پھر اپنی میل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور پرانے گھر (یعنی خانہ کعبہ) کا طواف کریں۔ بات یہ ہے کہ جو شخص اللہ کی مقرر کردہ عزت والی جگہوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ اس کے رب کے نزدیک اس کے لئے اچھا ہوتا ہے اور اے مومنو! تمہارے لئے (سب) چوپائے حلال کئے گئے ہیں۔ سوائے ان کے جن کی حرمت قرآن میں بیان ہو چکی ہے پس چاہیئے کہ تم بت پرستی کے شرک سے بچو۔ اور (اسی طرح) اپنی عبادت اور فرمانبرداری صرف اللہ کی لئے مخصوص کرتے ہوئے جھوٹ بولنے سے بچو۔ (اور) تم خدا کا شریک کسی کو نہ بناؤ اور جو اللہ کا شریک کسی کو بناتا ہے وہ آسمان سے گر جاتا ہے اور پرندے اس کو اچک کرلے جاتے ہیں۔ اور ہوا اس کو کسی دور کی جگہ پر پھینک دیتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اللہ کی مقرر کردہ نشانیوں کی عزت کرے گا اس (کے اس فعل) کو دلوں کا تقویٰ قرار دیا جائے گا۔ (یاد رکھو کہ) ان قربانیوں سے ایک مدت تک تم کو نفع حاصل کرنا جائز ہے پھر خدا کے پرانے گھر تک ان کو پہنچانا ضروری ہے۔ اور ہر ایک قوم کے لئے ہم نے قربانی کا ایک طریق مقرر کیا ہے تا کہ وہ ان چار پایوں پر جو اللہ نے ان کو بخشے ہیں۔ اللہ کا نام لیں (پس یاد رکھو کہ) تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ پس تم اسی کی فرمانبرداری کرو۔ اور جو (خدا کے سامنے) عاجزی کرنے والے ہیں ان کو خوشخبری دیدے۔ ایسے لوگوں کو کہ جب اللہ کا نام ان کے سامنے لیا جائے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی (خوش خبری دیدے) جو اپنے پر نازل ہونے والی مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے (ہماری خوشنودی کے لئے) اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔ اور ہم نے قربانی کے اونٹوں کو بھی قابل عزت بنایا ہے ان میں تمہارے لئے بہت بھلائی ہے۔ پس انہیں صفوں میں کھڑا کر کے ان پر خدا کا نام لو اور جب ان کے پہلو زمین پر لگ جائیں تو ان (کے گوشت) میں سے خود بھی کھاؤ اور ان کو بھی کھلاؤ جو اپنی غربت پر قانع ہیں اور ان کو بھی کھلاؤ جو اپنی غربت سے پریشان ہیں اسی طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارے فائدہ کے لئے بنایا ہے تا کہ تم شکر گذار بنو۔ (یاد رکھو کہ) ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تک نہیں پہنچتے لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تک پہنچتا ہے (درحقیقت) اس طرح اللہ نے ان قربانیوں کو تمہاری خدمت میں لگا دیا ہے تا کہ تم اللہ کی ہدایت کی وجہ سے اس کی بڑائی بیان کرو۔ اور تو اسلام کے احکام کو پوری طرح ادا کرنے والوں کو بشارت دے۔

قال الرسول ﷺ

عَنْ عَامِرٍ أَبِي رَمْلَةَ، قَالَ أَنْبَأَنَا مِخْنَفُ بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ وَنَحْنُ وُقُوفٌ مَعَ رَسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عامٍ أُضْحِيَّةً.
(ابوداود کتاب الضحایا باب ما جاء فی ایجاب الاضاحي)

حضرت مخنف بن سلیم بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں وقوف کئے ہوئے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! ہر گھر والوں پر ہر سال قربانی ہے۔

سَمِعْتُ سَعِيد بن مُسَيَّبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أُهِلَّ هلال ذِي الْحِجَّةِ، فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ، وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ۔
(مسلم کتاب الاضاحی باب نہی من دخل علیه عشر ذي الحجه)

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو جسے وہ قربان کرنا چاہتا ہے تو جب ذی الحجہ کی پہلی رات کا چاند نکل آئے تو جب تک وہ قربانی نہ کرلے اپنے بال اور ناخن ہرگز نہ کاٹے۔

عن جابر بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَضْحَى بالمصلى، فَلَمَّا قَضَى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهِ، فَأُتِيَ بِكَبْشٍ، فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، وَقَالَ بِسْمِ اللهِ، وَاللهُ أَكْبَرُ، هَذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي۔(ترمذی کتاب الاضاحی باب العقیقة بشاة)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے عید الاضحیٰ کی نماز پڑھی۔ جب آپ نے خطبہ مکمل کیا تو منبر سے نیچے اترے۔اس (کے بعد) آپ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔اور کہا "اللہ تعالیٰ کے نام ساتھ، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔(اے میرے اللہ!) یہ (قربانی) میری طرف سے ہے اور (میری امت کے) ان لوگوں کی طرف سے، جو قربانی نہیں کرسکتے"۔

کلام الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''بیکار اور نکمّی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہوسکتا۔کیونکہ نصّ صریح ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا

تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اُس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو؟ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجے تک پہنچ گئے جو اُن کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 75,76۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ۔ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ (آل عمران:93)

تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

ہر مومن کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ نیکی کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مومنین کو یہ توجہ دلائی کہ اگر تم نیکی کرنے کی خواہش رکھتے ہو تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکو تو یاد رکھو کہ نیکی قربانی کو چاہتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربانی کرو۔ اس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں بہت زیادہ عزیز ہے۔ اس چیز کی قربانی کرو جس سے تم فائدہ اٹھا رہے ہو نفع حاصل کر رہے ہو۔ اس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں آرام اور سہولت مہیا کر رہی ہے۔ اس چیز کی قربانی کرو جو بظاہر تمہاری نسلوں کے مستقبل کو سنوارنے کا بھی تمہارے نزدیک ذریعہ ہے۔ پس یہ تمام قسم کی قربانیاں کوئی معمولی قربانیاں نہیں ہیں۔ مال تو ہمیشہ انسان کو پیارا رہا ہے۔ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ سونا چاندی جانور جائیداد کھیت باغات یہ سب انسان کو بہت پیارے ہیں اور انسان کے لئے فخر کا باعث ہیں۔ یہ ان پر فخر کرتا ہے۔ لیکن آجکل کے مادّی دور میں جبکہ نئی ٹیکنالوجی نے دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والے انسانوں کو نہ صرف بہت قریب کر دیا ہے بلکہ اس ٹیکنالوجی اور معاشی نظام نے خواہشات کو بھی بہت بڑھا دیا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ کسی کے پاس وافر دولت ہے یا نہیں خواہشات کی بھڑک اور روپے سے محبت اور اس کے حصول کے لئے کوشش انتہا تک پہنچی ہوئی ہے تا کہ ان تمام سہولتوں سے فائدہ اٹھایا جائے اور

تمام عیاشی کی چیزوں تک پہنچ ہو جو دنیا میں کسی بھی ملک میں میسر ہیں۔ خاص طور پر ترقی یافتہ ممالک میں تو اس کی انتہا ہوئی ہوئی ہے۔ اگر خدانخواستہ ان ملکوں کے حالات خراب ہوئے یا جنگ کی صورتحال ہوئی تو جو حالت یہاں کے رہنے والوں کی ہوگی وہ تصور سے باہر ہے۔ بہرحال یہ تو ضمنی بات تھی لیکن ہر طبقے میں دولت سے محبت اور ضرورتِ زندگی کے نام پر نئی سے نئی چیز کی خواہش انتہا پر پہنچی ہوئی ہے اور میڈیا کی وجہ سے اور تجارتوں کی وسعت کی وجہ سے غریب یا کم ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ملکوں میں رہنے والوں کو بھی ان سہولتوں کا علم ہے جو ترقی یافتہ ممالک میں ہیں اور ان ملکوں میں بھی اگر بہت غریب نہ سہی تو کم از کم اوسط درجے کے شہریوں کی خواہشات اور ترجیحات نئی سے نئی چیزیں حاصل کرنے کی طرف ہوگئی ہیں۔ بہرحال مادّیت اپنے عروج پر ہے۔ ایسے حالات میں یہ باتیں کرنا عام دنیادار کے لئے عجیب سی بات ہے کہ نیکی کے حصول کے لئے ان چیزوں کو خرچ کرو جن سے تمہیں محبت ہے۔ اپنی خواہشات کو قربان کرو، اپنی سہولتوں کو قربان کرو۔ اور ایک دنیادار یہی کہے گا کہ یہ پرانے زمانے کی فرسودہ باتیں ہیں یا یہی کہے گا کہ ٹھیک ہے تم غریبوں کے لئے خرچ کرو۔ ان کی کچھ مدد کردو۔ کچھ چیریٹی میں دے دو۔ لیکن یہ کہنا کہ جو چیز تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہے اسے خرچ کرو، اپنی خواہشات کو کچل دو اور دوسروں کی خواہشات کے لئے قربانی کرو یا دین کے لئے قربانی کرو یہ عجیب مضحکہ خیز بات ہے۔

لیکن دنیا کو پتا نہیں کہ اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو قرآن کریم کی اس تعلیم کا ادراک رکھتے ہیں۔ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو ''اَلْبِرّ'' کے حصول کی کوشش کرتے ہیں یعنی ایسی نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دوسروں کے لئے قربانی کی انتہا ہے۔ اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہر وقت بےچین رکھتی ہے۔ اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دین کے پھیلانے کے لئے اپنے مال جان اور وقت قربان کرنے کے معیار قائم کرتی ہے۔ اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو اطاعت میں بڑھاتی ہے اور اس اطاعت پر عمل کرنے کے لئے یہ نہیں دیکھتے کہ مجھے کیا چیز پیاری ہے۔ اس وقت سب سے پیاری چیز صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت ہے۔ اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو تقویٰ میں بڑھانے والی ہو۔ دنیا کا بہت سا حصہ نہیں جانتا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور زمانے کے امام سے جڑ کر حقیقی نیکی کو پانے کا اِدراک حاصل کیا۔ جنہوں نے نیکی کو پانے کے لئے نیکی کے ان روشن میناروں سے صحیح راستوں کی راہنمائی حاصل کی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پانے والے تھے۔ جن کی قربانیوں کے معیار بھی عجیب تھے۔ (خطبہ جمعہ 6 نومبر 2015)

اداریہ

انسان ایک معاشرتی مخلوق ہے، جو اجتماعی زندگی گزارتا ہے جس سے اس کی زندگی میں بے پناہ آسانیاں پیدا ہوتی ہیں۔
انسان جب معاشرے میں اجتماعی زندگی گذارتا ہے تو اسے ہر موڑ پر اپنے ساتھی انسانوں کی ضرورت پڑتی ہے۔
انسانی معاشرے کی ساخت بنیادی طور پر ایسی ہے کہ اس میں انسانوں کے مختلف طبقات کی ضرورت ہمیشہ رہتی ہے، تا کہ ہر قسم کے کام بلا روک چلتے رہیں، نیز انسانوں کی ودیعت کردہ مختلف صلاحیتیں بھی کام میں آتی رہیں۔نتیجۃً بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ان صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر بہت ترقی کر جاتے ہیں جبکہ بعض دوسرے اپنی صلاحیتوں اور حالات کی وجہ سے نسبتاً کم اور بعض دیگر غریبی کی زندگی گذارنے پر مجبور ہوتے ہیں۔
جو لوگ تونگری کی زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں ان کی اس امارت میں ان غریبوں کا بہت ہاتھ ہوتا ہے ورنہ اکیلے وہ کبھی اس مقام تک نہ پہنچ پاتے۔
مثلاً ایک کسان ہے جو ایک بڑا زمیندار ہے، ہر سال اس کے ہاں ڈھیروں ڈھیر اناج ہوتا ہے فصلیں تیار ہوتی ہیں پھل پیدا ہوتا ہے۔ وہ سب اکیلا نہیں کر سکتا۔قدم قدم پر اسے لوگوں کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے جس کے بنا یہ سب اشیاء پیدا نہ ہو سکتیں۔
اور حقیقت میں یہ سب معاون اور ساتھی اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد کے لئے اس کے ساتھ کئے۔
ورنہ سوچیں، اگر اس کے پاس یہ سب بہت کچھ غلہ سبزیاں پھل پیدا ہوں بھی اور کوئی خریدار ہی نہ ملے تو اس کی یہ سب محنت اور کمائی اکارت ہے۔
اسی لئے آنحضرت ﷺ نے زکوٰۃ کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

أَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عليهم صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِن أَغْنِيَائِهِمْ وتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ .

کہ انہیں یہ تعلیم دو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے، جو ان کے امیر لوگوں سے لے کر غریبوں میں تقسیم کی جائے گی۔

زکوٰۃ جو ایک لازمی چندہ ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے نیز دیگر مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے

ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس جماعت میں جو چندوں کا نظام رائج ہے یہ اسی اصول کے تحت ہے کہ جماعتی ضروریات پوری کی جائیں اور اس کے لئے جو افراد جماعت ہیں وہ چندہ ادا کرتے ہیں۔ جماعت کے چندہ کے نظام میں بعض لازمی چندہ جات ہیں جیسے زکوٰۃ ہے۔ وصیت کا چندہ ہے۔ چندہ عام ہے۔ جلسہ سالانہ ہے اور اس کے علاوہ بھی بعض دوسرے چندے ہیں جو لازمی نہیں ہیں۔

زکوٰۃ کا جو نظام ہے یہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے۔ آنحضرت ﷺ اس کا خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا اور اس کی وصولی کے لئے آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد بھی جب ایک گروہ نے مسلمان کہلانے کے باوجود اس کی ادائیگی سے انکار کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سختی کر کے بھی زکوٰۃ وصول کی۔

(صحیح بخاری کتاب استتابۃ المرتدین......، باب قتل من ابیٰ قبول الفرائض......حدیث نمبر 6925)

پس جن پر زکوٰۃ واجب ہے ان کے لئے اس کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ اور اسی طرح زکوٰۃ کی فرضیت کے باوجود بھی اور اس کی وصولی کے باوجود بھی بعض اوقات ایسی ضروریات پڑتی تھیں جب آنحضرت ﷺ بعض مہمات کے لئے زائد چندہ کی تحریک فرمایا کرتے تھے۔

(السیرۃ الحلبیۃ جلد 3 ''غزوۃ تبوک'' صفحہ 183-184 دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

ایک اور موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس الٰہی جماعت کی مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کے افراد کو صرف آپ کی زندگی میں ہی قربانیوں اور اخلاص و وفا میں نہیں بڑھایا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آج سے تقریباً ایک سو تیس سال قبل جو جماعت قائم فرمائی تھی اس جماعت میں ایسے قربانی کرنے والے مخلصین عطا فرماتا رہا ہے اور عطا فرما رہا ہے جو دین کی خاطر، اپنی طاقت کے مطابق اور بسا اوقات اپنی استطاعت و طاقت سے بڑھ کر قربانیاں کر رہے ہیں اور ان معیاروں پر بھی پورا اتر رہے ہیں اور ان وعدوں سے بھی حصہ لے رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمائے ہیں۔ یہ معیار اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے قائم کردہ اس جماعت میں ہی نظر آتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 9 نومبر 2018)

مالی قربانیوں کا ایک خاص پہلو یہ ہے کہ ان سے نیک کاموں کی ترویج ہوتی ہے جو دنیاوی ٹیکس سے ممکن نہیں، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

دنیاوی حکومتوں کے کام چلانے کے لئے جو چندہ یا ٹیکس لیا جاتا ہے وہ تو صرف مال تک محدود ہے اور دنیاوی منصوبہ بندی کر کے صرف قوم اور ملک کی بہتری کے لئے، عوام کی عمومی اخلاقی حالت کے درست کرنے کے لئے انتظام کئے جاتے ہیں۔ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا کرنے کے لئے اس میں کوئی منصوبہ بندی نہیں ہوتی۔ لیکن مذہبی اور دینی جماعتوں کی

ضروریات کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ مالی قربانی کرو، اللہ تعالیٰ کو قرض دو تو وہ صرف مال تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس میں دوسرے اعمال بھی شامل ہیں جو ایک مومن کی روحانیت کی ترقی کا باعث بھی بنیں۔ یعنی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک مومن اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے مال بھی پیش کرتا ہے اور اپنے اعمال بھی پیش کرتا ہے اور جب یہ مال اور اعمال خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اِن کو کئی گنا بڑھا کر لوٹاتا ہے۔ یہ اس کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تو کسی چیز کی حاجت نہیں ہے۔ مالی قربانی کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو وہ ایک مومن کو نیک کام پر خرچ کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتا ہے۔ اعمال ہیں تو اللہ تعالیٰ کی خاطر بجالانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والے بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے قرضہ حسنہ دو، مَیں ضرورت مند ہوں۔ فرمایا مجھے دو، میری رضا کی خاطر خرچ کرو تا کہ میں اس کو کئی گنا بڑھا کر تمہیں واپس کردوں۔ تم جماعتی ضروریات کے لئے قربانی کرو گے تو مَیں تمہیں اس کا اجر دوں گا۔

(خطبہ جمعہ 8 جنوری 2010)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیاء میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اُس نے جگر نکال کر کسی کو دے دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آلِ عمران: ۹۳) حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جبتک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے کیونکہ مخلوقِ الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے۔ جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شئے ہے اور اس آیت میں لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔

پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔'' (ملفوظات جلد 2 صفحہ 95-96 ایڈیشن 1984)



قربانیاں اس وقت قبول کی جاتی ہیں جب تقویٰ کے پیش نظر کی جائیں

خطبہ عید الاضحی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں نماز عید کی ادائیگی
اور پُر معارف خطبہ عید پر مشتمل ایک رپورٹ

تعاون الفضل انٹرنیشنل

(اسلام آباد، 29/جون 2023ء) آج 10/ذوالحجہ 1444ھ بمطابق 29/جون 2023ء بروز جمعرات عید الاضحیٰ ہے۔ اس مبارک موقع پر ایک کثیر تعداد میں احمدیوں نے اسلام آباد ٹلفورڈ کا رخ کیا جہاں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نمازِ عید پڑھائی اور پُر معارف خطبہ عید الاضحیٰ ارشاد فرمایا۔

انتظامیہ نے کچھ دن قبل ہی اس حوالے سے تیاریاں شروع کر دیں تھیں تا کہ آنے والے مخلصین کے لیے ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائی جا سکے۔ مسجد مبارک، ایوان مسرور اور اس کے سامنے برآمدے کے علاوہ مزارِ مبارک حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے سامنے ایک بڑا اوور فلو شامیانہ بھی نصب کیا



گیا تھا جہاں پردے کی رعایت سے مردوخواتین کے لیے نمازعید ادا کرنے کا انتظام تھا۔ اسی طرح شعبہ ضیافت کے تحت ڈیوٹی پر موجود خدام کے لیے روایتی سویّاں اور چائے کا بھی انتظام تھا۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ دس بج 31 منٹ پر مسجد مبارک میں تشریف لائے اور نمازِعید کی امامت کروائی۔ سنت نبوی ﷺ کی پیروی میں حضورِانور نے پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت فرمائی۔ اسی طرح نمازعید کے اختتام پر تین مرتبہ بلند آواز میں تکبیرات کا ورد کیا۔

دس بج کر43 منٹ پر حضورِانور منبر پر رونق افروز ہوئے اور ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر کے تمام احمدیوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عنایت فرمایا اور خطبہ عید ارشاد فرمایا۔

خطبہ عید الاضحیٰ

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الحج کی آیت 38 کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مذکورہ آیتِ کریمہ کا ترجمہ پیش فرمایا:

ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔ اسی طرح اس نے انہیں تمہارے لیے مسخر کردیا ہے تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بنا پر کہ جو اس نے تمہیں ہدایت عطا کی اور احسان کرنے والوں کو خوش خبری دے دے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج یہاں عید الاضحیٰ ہے۔ پاکستان اور بہت سے دیگر ممالک میں بھی عید منائی جارہی

ہے۔بعض جگہ کل عید ہو چکی ہے۔ یہ عید قربانی کی عید بھی کہلاتی ہے۔ پاکستان میں تو احمدیوں کو اس عید پر جذبات کی قربانی بھی دینی پڑتی ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کو مالی قربانی کی تو عادت ہے۔اسی طرح اس زمانے میں جان کی قربانی کا بھی جتنا ادراک احمدیوں کو ہے کسی اور کو شاید ہی ہو۔اس لیے جانوروں کی قربانی پیش کرنے پر جس قدر خوشی احمدیوں کو ہوتی ہے کسی اور کو نہیں ہوسکتی۔ جو احمدی اس قربانی کو ادا نہیں کر سکتے ان کی کیا جذباتی کیفیت ہوتی ہے اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔

لیکن پاکستان میں نام نہاد ملاں کے کہنے پر قانون کی آڑ لے کر احمدیوں کو ان جانوروں کی قربانی سے روکا جاتا ہے۔ گذشتہ دو تین سالوں سے پولیس اور انتظامیہ اس عمل کو ایک خطرناک جرم ثابت کرنے کی کوشش کرتی رہی ہے اور اس سال بھی یہی ہو رہا ہے۔اپنے گھر میں بھی قربانی کرنے پر مقدمہ کر کے قید میں ڈال دیا جاتا ہے۔اب تو یہاں تک کہنے لگے ہیں کہ عید کی نماز پڑھنا بھی جرم ہے۔پس بعض جگہ اس قربانی کے نہ کرنے سے جذبات کی قربانی دینی پڑتی ہے۔انتہائی خوف و ہراس سے گزرنا پڑتا ہے۔حالانکہ اس قانون کے متعلق ان کی ہی اعلیٰ عدلیہ نے یہ فیصلہ دیا ہوا ہے کہ چار دیواری کے اندر احمدی اپنے مناسک بجالا سکتے ہیں۔

انتظامیہ کے افسران کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ بندوں کا خوف ہے۔نہیں جانتے کہ ظلم زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتا۔ یہ لوگ جو زیادتیاں کر رہے ہیں یہ ایک روز خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آئیں گے۔ بہرحال احمدیوں کو چاہیے کہ اپنے جذبات کو اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ دعا میں بڑی طاقت ہے۔حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی، دعا اور توکل ہی تھا جس نے ان کی مشکل کو دور کر دیا۔ پس ہمارا کام یہی ہے کہ عیدِ قربان سے قربانی کی روح اور اس کے پیچھے کارفرما خدا کی رضا کے متلاشی رہیں۔تقویٰ ہی ہے جو ہماری ہر طرح کی قربانیوں میں کام آئے گا۔یہی وہ سبق ہے جو حضرت ابرہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی سے ہمیں ملتا ہے۔عید اور حج پر جانوروں کی ظاہری قربانیاں رکھ کر اللہ تعالیٰ نے یہی پیغام دیا کہ یہ قربانیاں تب قبول ہوں گی جب تقویٰ کے ساتھ یہ قربانیاں کی جائیں۔

قربانی کا فلسفہ اور مقصد بیان کرتے ہوئے سورۃ الحج کی آیت 38 کی روشنی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے شریعتِ اسلام میں بہت سے ضروری کام کے لیے نمونے قائم کیے ہیں۔ چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کے لیے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا تک نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے نہ خون مگر تمہارا تقویٰ خدا تک پہنچتا ہے۔ گویا خدا سے اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ۔

پس اسلام جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے اس پر بھی ان مذہب کے ٹھیکیداروں نے اجارہ داری قائم کر لی ہے اور کوئی احمدی اسلامی شعائر کی انجام دہی نہیں کر سکتا کیونکہ ان نام نہاد مذہب کے ٹھیکیداروں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ بہرحال اگر احمدی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی حالتوں کے جائزے لینے ہوں گے۔اگر ہمارے اندر تقویٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہمارا ہر فعل ہے تو اللہ تعالیٰ جو دلوں کا حال اور کیفیت جانتا ہے وہ جانوروں کی قربانیوں کے بغیر بھی ہمیں قربانیوں کا اجر دے سکتا ہے۔

دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عید کی قربانیوں کی بھی توفیق عطا فرمائے آمین۔اگر ہم تقویٰ کے وہ اعلیٰ معیار حاصل کر لیں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں سکھائے ہیں تو یہ مخالفتیں دیکھتے دیکھتے دور ہوسکتی ہیں۔

اب تو احمدی دنیا بھر میں آباد ہیں اور تمام مناسک آزادی سے ادا کرتے ہیں۔ حج پر بھی اب بکثرت احمدی جاتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں اپنے تقویٰ کے معیاروں پر بھی نظر رکھنی چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کوئی پاک نہیں بن سکتا جب تک خدا تعالیٰ نہ بنادے۔ جب خدا تعالیٰ کے دروازے پر عجز سے انسان کی رُوح گرے گی تو خدا تعالیٰ اُسے متقی بنادے گا اور وہ اس قابل ہوسکے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو سمجھ سکے۔ اس کے علاوہ اگر وہ دین دین کرتا ہے تو وہ رسمی کلمات ہیں اور کوئی حقیقت اور روحانیت اس کے اندر نہیں ہوسکتی۔ پس یہ وہ تقویٰ کا معیار ہے جسے ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جب یہ معیار حاصل ہوگا تو پھر ہی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو سمجھ سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے مخالفین تو تکبر، رعونت اور طاقت کے بل بوتے پر ہم پر ظلم کرتے ہیں اور اپنے زعم میں یہ سب ظلم وہ ناموس رسالت کے نام پر کرتے ہیں جس کا انہیں ذرا سا بھی ادراک نہیں ہے۔ اگر ان کی عملی حالتیں دیکھیں تو اسلام کی تعلیم سے ان کا دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ لیکن ہم نے اگر زمانے کے امام کو مانا ہے تو ہمارے ہر عمل میں اس کا اظہار ہونا چاہیے جس کی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی اور جس کا ادراک ہمیں عطا فرمایا اور اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادقؑ نے ہمیں اس تعلیم کی روشنی دی۔ اس عاجزی اور تذلّل کے ساتھ رُوح کا گرنا ہی تھا جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہؑ کو وہ درجہ دیا جن کی مقبول دعاؤں کا پھل ہم آج تک کھا رہے ہیں اور جن کی اتباع کرنے سے خدا تعالیٰ ملتا ہے۔

ہمارے مخالف تو صرف اپنے آباء کی تقلید میں مسلمان ہیں لیکن اگر ہم نے حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے تو ہمارا کام ہے کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا ادراک پیدا کریں اور پھر دیکھیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ ہماری دعائیں سنتا ہے اور دشمن کے منصوبے ہوا میں اُڑتے ہیں۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قربانیوں کا گوشت اور خون خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچتا بلکہ اعمال صالحہ اور تقویٰ کی روح خدا تعالیٰ تک پہنچتی ہے۔ اعمال صالحہ ہی انسان کی نجات کا ذریعہ بنتے ہیں اور اعمال صالحہ وہی ہیں جس میں خدا تعالیٰ اور اُس کے بندوں کے حقوق بھی ادا ہورہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ رحمٰن ورحیم ہے اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہے۔ اگر ایسے لوگ جو خدا اور اُس کے رسول ﷺ کے نام پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی پکڑ بھی زیادہ سخت ہوتی ہے۔ پس ان کے ظلم تو ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلانے والے ہونے چاہئیں۔

نجات کے لیے ہم نہ تو کسی خون کے محتاج ہیں اور نہ کسی صلیب اور نہ کسی کفارے کے بلکہ ہم اپنے نفس کی قربانی کے محتاج ہیں اور اسی قربانی کا نام ہی اسلام ہے۔ یعنی کامل رضا کے ساتھ اپنی رُوح کو خدا کے آستانے پر رکھ دینا۔ کامل محبت کامل معرفت کو چاہتی ہے بلکہ اسلام کا لفظ حقیقی قربانی کے لیے کامل محبت اور کامل قربانی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری قربانی کے نہ تو گوشت مجھ تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ ہی خون بلکہ یہ قربانی مجھ تک پہنچتی ہے کہ تم مجھ سے ڈرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ یہ قربانی انسان کی دنیا وآخرت سنوارنے والی ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جسے خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوجائے اور اس کے ماپنے کا معیار یہ ہے کہ ہر گناہ سے انسان بچے اور اگر کبھی بشری تقاضے کی وجہ سے کمزوری ظاہر ہوجائے تو فوراً توبہ واستغفار کرے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔ ایک مومن کبھی بے باکی سے غلطی نہیں کرتا بلکہ اس پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی محبت غالب رہتی ہے اور اُسے یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت اُسے دیکھ رہا ہے اور میرا کوئی عمل ایسا نہ

ہو جو خدا تعالیٰ کو ناپسند ہو۔ پس جب یہ حالت ہو تو یہی اصل اسلام ہے جس پر ایک مومن کو چلنا چاہیے۔ جب یہ حالت ہو تو یہ حقیقی اسماعیلی قربانی کا نمونہ ہے۔ پس یہ عید ہمیں اس کامل محبت اور کامل عشق کا سبق دینے کے لیے ہے۔

خدا نے ظاہری قربانیاں بند نہیں کیں اس کا اصل فلسفہ دلوں کی قربانی ہے لیکن ظاہری قربانی بھی ضروری ہے۔ اسی طرح ظاہری نماز اور روزہ کے ساتھ اگر اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی فائدہ نہیں کہ جوگی اور سنیاسی بڑی ریاضتیں کرتے ہیں لیکن ان کو کوئی نور نہیں ملتا اور روحانیت نہیں ملتی اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ خدا کو ان قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں بلکہ صرف تقویٰ پہنچتا ہے۔

خدا مغز چاہتا ہے۔ سوال یہ بنتا ہے کہ اگر خدا مغز ہی چاہتا ہے تو ظاہری اعمال کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر جسم کو اس حالت میں نہ ڈھالو گے تو روح بھی اثر نہ لے گی اور عبودیت پیدا نہیں ہوگی اسی طرح وہ لوگ ہیں جو روح کو مشقت میں نہیں ڈالتے اور صرف جسمانی ریاضتیں کرتے ہیں تو ان کو کوئی روحانیت نہیں ملتی۔ اس لیے دونوں کا آپس میں تعلق ہے۔ روح کا تعلق جسم اور جسم کا روح سے ہے اور یہ ایک دوسرے پر اثر ڈالتے ہیں۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ جانور کی قربانی کی کیا ضرورت ہے یہ پیسے دوسروں کو دے کر مدد کی جاسکتی ہے، حضور انور نے فرمایا کہ اکثر ایسا سوال ان لوگوں کی طرف سے ہوتا ہے جو کہ ان امیر ملکوں میں بستے ہیں اور جنہیں بھوک یا ان لوگوں کا علم ہی نہیں جن کو کھانے کو بھی کچھ نہیں ملتا۔ جس کو استطاعت ہو وہ لازمی دوسروں کی مدد کریں بلکہ یہ بہت ضروری ہے۔ اس قربانی سے یہ مراد نہیں کہ دوسروں کی مدد نہ کی جائے لیکن جو اس ظاہری قربانی کے فوائد ہیں اس کے لیے یہ جانور کی ظاہری قربانی بجالانا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے اور اس کی روح کو سمجھتے ہوئے اس کے مطابق قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ ظالموں سے نجات کے سامان پیدا فرمائے اور ان کو ظلم سے روکے۔

وہ لوگ جو کہ قربانی نہیں کر سکتے اللہ ان کی نیت کو قبول فرمائے اور ان کو بہترین اجر عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو یہ توفیق دے کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کو پہچان کر اس جماعت میں شامل ہوں۔

اسیران راہ مولیٰ جو کہ بلا وجہ قید و بند کی زندگی گزار رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

شہداء کے خاندانوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ جو جان کی قربانیاں ان کے باپ بیٹوں اور بھائیوں نے دیں تو وہ ان کی قربانیوں کے نتیجے میں خدا کے قرب میں بڑھنے والے ہوں اور اس سے دور نہ ہو جائیں۔ اسی طرح دنیا میں فتنہ اور فساد کے ختم ہونے اور امن کے لیے دعا کریں۔

پاکستان، برکینا فاسو، بنگلہ دیش اور الجزائر کے ممالک میں حالات کی بہتری اور ان کی حکومتوں کے لیے دعا کریں کہ اللہ ان کو عقل دے اور یہ احمدیوں کی مخالفت سے باز آجائیں اور ان ممالک میں رہنے والے احمدیوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے اور ان کو ہر شر سے بچا کر رکھے۔

تمام دنیا کے احمدیوں کے لیے دعا کریں کہ اللہ سب کو اپنے فضل اور رحم کی چادر تلے رکھے اور احمدی خدا کی خالص توحید کا جھنڈا لہرانے کے لیے ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار رہیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق دے، آمین۔

گیارہ بج کر 27 منٹ پر حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو بھی عید مبارک ہو اور دنیا میں تمام احمدیوں

کو بھی عید مبارک ہو۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

راؤنڈ

عید کے اجتماع کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احاطہ مسجد مبارک کا راؤنڈ فرمایا۔حضور پُرنور مسجد مبارک کے دروازے سے نکل کر دائیں جانب گھومتے ہوئے مسجد مبارک اور ایوانِ مسرور کے درمیانی برآمدے کی جانب تشریف لائے جہاں راستے میں ایک حفاظتی دروازے کو لگے ہوئے تالے کے کھلنے کا کھڑے ہو کر انتظار فرمایا۔حضور مذکورہ برآمدے میں نمازِ عید ادا کرنے والے احباب کی جانب تشریف لائے اور انہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عطا فرمایا۔احباب نے بھی والہانہ انداز سے اپنے پیارے امام کے سلام کا ہاتھ اٹھا کر جواب دیا اور عید مبارک پیارے حضور کو عرض کی۔ یہاں سے گزرتے ہوئے پیارے حضور ایوانِ مسرور تشریف لے گئے جہاں پہلے مردانہ حصے اور پھر زنانہ حصے میں تشریف لائے اور احباب وخواتین نے اپنے پیارے امام کا دیدار کیا۔حضورِ انور ایوانِ مسرور کی راہداری سے ہوتے ہوئے خواتین کی جانب کھلنے والے دروازے سے باہر تشریف لے گئے اور پھر احاطہ مسجد مبارک کا چکر لگاتے ہوئے صدر دروازے پر قائم کردہ خصوصی گیٹ سے گزرتے ہوئے بیرونی سڑک پر تشریف لے گئے جہاں ایک طرف بڑی اوورفلو مارکی لگائی گئی تھی۔حضورِ انور نے کچھ دیر یہاں کھڑے ہو کر احباب کو السلام علیکم کہا۔ احباب نے بھی اپنے پیارے امام کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ پیارے حضور اور عید مبارک کا تحفہ پیش کیا۔حضور حلمی الشافعی روڈ پر چلتے ہوئے مارکی کے خواتین والے حصے کے سامنے پہنچے تو خواتین اور بچیوں کی خوشی دیدنی تھی۔ سب ہاتھ ہلا ہلا کر حضور کو السلام علیکم اور عید مبارک عرض کر رہی تھیں۔ بعد ازاں حضور دروازے سے احاطے کے اندر داخل ہوئے جہاں کچھ روز قبل ایک نیا حفاظتی بیریئر نصب کیا گیا تھا۔حضورِ انور نے کھڑے ہو کر اس کا معائنہ فرمایا اور محترم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظتِ خاص سے اس کی بابت کچھ امور دریافت فرمائے۔ بعد ازاں گیارہ بج کر ۳۹/منٹ پر پیارے حضور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

یاد رہے کہ آج صبح سے ہی بوندا باندی ہو رہی تھی تاہم نمازِ عید سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل بارش تھم گئی اور موسم نہایت ہی خوشگوار ہو گیا۔اس موقع پر کل حاضری 2900 کے قریب تھی۔

ادارہ اخبار احمدیہ کی جانب سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور تمام احبابِ جماعت احمدیہ عالمگیر کو عید کی مبارکباد پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنے پیارے امام کے ارشادات کی روشنی میں حقیقی عید کرنے کی توفیق پائیں۔آمین









خلاصہ خطباتِ جمعہ

فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(خلاصہ خطبات جمعہ ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

خلاصہ خطبہ جمعۃ المبارک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ 2 جون 2023 بمطابق 2 احسان 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، یو کے

جنگ بدر کا پس منظر

کفار مکہ نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو رویہ اور تدابیر اختیار کیں
وہ کسی بھی زمانے اور علاقے سے قطع نظر دو قوموں میں جنگ چھڑ جانے کے لیے کافی وجوہات تھیں

☆......مکرم خواجہ منیر الدین قمر صاحب آف یو کے کا جنازہ حاضر
نیز مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب واقف زندگی فضل عمر ہسپتال ربوہ،
مکرمہ سیدہ امۃ الباسط صاحبہ آف اسلام آباد پاکستان
اور مکرم شریف احمد بندیشہ صاحب صدر جماعت چک نمبر ۲۶۱ ادھوالی
ضلع فیصل آباد کی وفات پر مرحومین کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2 جون 2023 کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن، یو کے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت مولانا فیروز عالم صاحب کے حصے میں آئی ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بدری صحابہ کی سیرت اور قربانیوں کے متعلق مَیں ایک سلسلہ خطبات میں بیان کر تا رہا ہوں۔ بہت سے لوگوں نے اس خواہش کا اظہار کیا اور مجھے لکھا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نہ بیان کی جائے تو

تشنگی رہ جائے گی۔

اصل محور تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی جس کے گرد صحابہ گھومتے تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر گذشتہ کچھ عرصے میں خطبات دیے بھی گئے ہیں۔لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ایسی ہے کہ جسے محدود نہیں کیا جا سکتا۔ایک ایک وصف ایسا ہے کہ جس کا احاطہ کئی کئی خطبات میں بھی نہیں ہو سکتا۔

یہ سیرت ان شاءاللہ وقتاً فوقتاً بیان ہوتی بھی رہے گی۔یہی ہماری زندگیوں کا محور ہے،اس کے بغیر ہمارا دین ہمارا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ بہرحال اس وقت میں جنگِ بدر کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور تاریخ کے واقعات پیش کروں گا اور یہ سلسلہ آئندہ چند خطبات میں بھی چلے گا۔

سب سے پہلے اس جنگ کا پس منظر بیان کرتا ہوں۔اس پس منظر میں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعض پہلو بیان ہو جاتے ہیں۔جنگِ بدر کے اسباب بیان کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ''سیرت خاتم النبیینؐ'' میں لکھتے ہیں کہ کفار مکہ نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو رویہ اور تدابیر اختیار کیں وہ کسی بھی زمانے اور علاقے سے قطع نظر دو قوموں میں جنگ چھڑ جانے کے لیے کافی وجوہات تھیں۔طعن وتشنیع اور تحقیر آمیز رویّے کے ساتھ مسلمانوں کو خدائے واحد کی عبادت اور توحید کے اعلان سے جبراً روکا۔انہیں مارا پیٹا، ان کے اموال لوٹ لیے،ان میں سے بعض کو قتل کیا،ان کی عورتوں کی بےحرمتی کی۔جب بعض مسلمان حبشہ ہجرت کر گئے تو نجاشی کے دربار تک ان مسلمانوں کو واپس لانے کے لیے پیچھا کیا۔مسلمانوں کے سردار یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر طرح سے تکالیف دی گئیں،طائف میں پتھر برسائے گئے،اور بالآخر مکّے کی پارلیمان میں تمام سرداروں کے اتفاق سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا جائے۔پھر اس خونی قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے نوجوانانِ مکہ رات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پر حملہ آور ہوئے۔ تاہم خدا نے فضل کیا اور آپ محفوظ رہے اور جان بچا کر غارِ ثور میں پناہ لی۔کیا یہ تمام منصوبے اور خونی قراردادیں کفارِ مکہ کی طرف سے اعلانِ جنگ نہ تھا؟ کیا قریش کے یہ مظالم مسلمانوں کی طرف سے دفاعی جنگ کی کافی بنیاد نہیں ہو سکتے؟ کیا دنیا میں کوئی باغیرت قوم ان حالات کے ہوتے ہوئے اس الٹی میٹم کو قبول کر سکتی ہے جو کفار نے مسلمانوں کو دیا؟ یقیناً یقیناً اگر مسلمانوں کی جگہ کوئی اور قوم ہوتی تو وہ اس سے بہت پہلے کفار کے خلاف جنگ میں اتر آتی۔لیکن مسلمانوں کو ان کے آقا و مولا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے جنگ کا حکم نہ تھا۔

جب مکّے میں بعض صحابہ نے کفار کے مظالم پر ردِّعمل دینے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے تو عفو کا حکم دیا گیا ہے۔

اس طرح ظلم سہتے سہتے جب ایک مدت گزر گئی اور مسلمانوں کو مکّے سے بےدخل ہونا پڑا تو خدا نے مسلمانوں کو دفاعی جنگ کی اجازت مرحمت فرمائی۔پس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت قریش کے الٹی میٹم کو قبول کیے جانے کی علامت ہے اور اس میں خدا کی طرف سے اعلانِ جنگ کا ایک مخفی اشارہ تھا جسے کفار اور مسلمان دونوں سمجھتے تھے۔افسوس کہ ظالم قریش نے اس مخفی اشارے کو نہ سمجھا وگرنہ اگر اب بھی کفار باز آجاتے اور دین کے معاملے میں جبر سے کام لینا چھوڑ دیتے اور مسلمانوں کو امن کی زندگی بسر کرنے دیتے تو یقیناً انہیں اب بھی معاف کر دیا جاتا۔مگر تقدیر کے نوشتے پورے ہونے تھے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت نے جلتی پر تیل کا کام دیا۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد کفار نے جو سب سے پہلا کام کیا وہ یہ تھا کہ وہ آپ کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے اور غارِ ثور کے منہ تک جا پہنچے۔اللہ تعالیٰ

نے اس موقعے پر آپ کی خاص نصرت فرمائی اور قریش کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ قریش اس پر بھی باز نہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ کر لانے والے کے لیے ایک سَو اونٹوں کے انعام کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ بیسیوں نو جوان آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ سراقہ بن مالک کا واقعہ اسی تعاقب کا نتیجہ تھا۔ غرض اس تدبیر میں بھی قریش کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

اسی طرح جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت کر گئے تو قریش مکہ نے مدینے کے رئیس عبد اللہ بن ابی بن سلول اور اس کے ساتھیوں کو ایک دھمکی آمیز خط لکھا کہ تم نے ہمارے ساتھی کو پناہ دی ہے۔ ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یا تو تم اس سے جنگ کرو یا اسے جلاوطن کر دو۔ ورنہ ہم سب متحد ہو کر تم پر حملہ آور ہوں گے اور تمہارے جنگ جوؤں کو قتل کر دیں گے اور تمہاری عورتوں کو اپنے ماتحت کر لیں گے۔ جب یہ خط عبد اللہ بن ابی اور اس کے بت پرست ساتھیوں کو ملا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کے لیے اکٹھے ہو گئے۔ جب آپ کو اس بات کی خبر ملی تو آپ ان سے ملے اور انہیں سمجھایا اور جنگ سے روکا۔

اسی طرح قریشِ مکّہ نے بڑے منظم انداز میں عرب کے دیگر قبائل کو مسلمانوں کے خلاف اکسایا اور جنگ پر آمادہ کیا۔ اس کے نتیجے میں تمام عرب اہل مدینہ کے دشمن ہو گئے اور یہ حال ہو گیا کہ گویا مدینہ کے اردگرد آگ ہی آگ ہے۔

خود مدینے کے اندر یہ حالت تھی کہ ابھی تک اوس اور خزرج کے اندر ایک معتد بہ حصہ شرک پر قائم تھا اور گو کہ وہ بظاہر اپنے بھائی بندوں کے ساتھ تھے لیکن ان حالات میں ایک مشرک کا کیا بھروسہ کیا جا سکتا تھا۔ پھر دوسرے نمبر پر منافقین تھے جو در پردہ اسلام کے دشمن تھے۔ تیسرے نمبر پر یہود تھے جن کے ساتھ گو کہ معاہدہ ہو چکا تھا مگر ان یہود کے نزدیک معاہدے کی کوئی قیمت نہ تھی۔ غرض اس وقت مدینے کے اندر کا ماحول مسلمانوں کے خلاف ایک مخفی ذخیرۂ بارود سے کم نہ تھا اور قبائل عرب کی ذرا سی چنگاری مسلمانانِ مدینہ کو بھک سے اڑا دینے کے لیے کافی تھی۔ اس سے زیادہ نازک وقت اسلام پر کبھی نہیں آیا۔ پس ایسے وقت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کی وحی نازل ہوئی اور جہاد بالسیف کا حکم نازل ہوا۔ جہاد بالسیف کے متعلق سب سے پہلی آیت 12 رصفر 2 ر ہجری کو نازل ہوئی۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ تشریف لائے تقریباً ایک سال کا عرصہ گزرا تھا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی تحقیق ہے۔ بعض کے نزدیک یہ آیت ہجرت کے معاً بعد نازل ہوئی تھی۔ کیونکہ ہجرت کے فوراً بعد ہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار مکہ کی بعض پارٹیوں کو روکنے کے لیے مسلح دستے روانہ فرمائے تھے۔

سورہ حج کی یہ دو آیات ہیں جن میں جہاد بالسیف کی پہلی بار اجازت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے قتال کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیے گئے۔ یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ یعنی وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے، اور گرجے اور یہود کے معابد اور مساجد کہ جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے منہدم کر دیے جاتے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ

یہاں ہر مذہب کی عبادت گاہ کا نام لے کر اس کی حفاظت کی بات کی گئی ہے۔

جہاد فرض ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لیے ابتداءً چار تدابیر اختیار کیں۔ اوّل

آپ نے خود سفر کر کے مدینے کے اردگرد کی اقوام سے معاہدے کیے۔ دوم آپ نے چھوٹی چھوٹی خبر رساں پارٹیاں مدینے کے قرب و جوار میں روانہ کرنا شروع کیں۔ سوم یہ کہ ان پارٹیوں کی روانگی سے کمزور مسلمانوں کو مدینے آ کر مسلمانوں سے مل جانے کا موقع میسر آ گیا۔ چہارم یہ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ان تجارتی قافلوں کی روک تھام شروع فرما دی جو مکّے سے شام کی طرف آتے جاتے ہوئے مدینے کے پاس سے گزرتے تھے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ سلسلہ آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

1۔مکرم خواجہ منیر الدین قمر صاحب آف یوکے

ابن مکرم مولوی قمر الدین صاحب (اولین صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ) مرحوم 27 رمئی کو 86 رسال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا جنازہ حاضر تھا۔ مرحوم 1966ء سے یوکے میں مسجد فضل کے نزدیک مقیم تھے۔ 1995ء میں آپ نے ریٹائرمنٹ کے بعد زندگی وقف کی اور پہلے وکالت تبشیر اور بعد ازاں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمات بجالاتے رہے۔

2۔مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب

جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے بیٹے تھے۔ مرحوم حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے نواسے تھے۔ گذشتہ دنوں ۹۷ رسال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ایم بی بی ایس کیا تھا۔ یوکے میں رائل کالج آف سرجنز ایڈنبرا سے پوسٹ گریجوایشن ایف آر سی ایس کیا۔ آپ واقفِ زندگی تھے اور فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں تقریباً پچاس برس خدمت کی توفیق ملی۔ ۱۹۸۳ء سے تاوفات وقفِ جدید بورڈ کے ممبر رہے۔ مرحوم غریب پرور، خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والے، صلہ رحمی کے وصف سے متصف، بلاتفریق سب کا بے لوث علاج کرنے والے، نظامِ جماعت کے اطاعت گزار، نیک طبیعت کے مالک تھے۔ آپ کی وفات پر آنے والوں میں اکثریت غریب طبقے کے لوگوں کی تھی جو یہ کہتے ہوئے آئے کہ ہمارے سر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا۔ ہسپتال کے عملے نے لکھا کہ ہمارا ہسپتال یتیم ہو گیا۔

3۔مکرمہ سیدہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ سید محمود احمد صاحب آف اسلام آباد، پاکستان۔

گذشتہ دنوں ان کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ دین دار، صدقہ و خیرات میں پیش پیش، پردے کی پابندی کرنے والی، صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔

4۔مکرم شریف احمد بندیشہ صاحب آف ادھوالی ضلع فیصل آباد۔

مرحوم کی گذشتہ دنوں وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے بیٹے مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب مبلغِ سلسلہ ہیں اور جامعہ احمدیہ جرمنی میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

''اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا
بلکہ ادنیٰ سے ادنیٰ نیکی بھی ہو تو اس کا ثمرہ دیتا ہے''

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ملفوظات، جلد 3، صفحہ 93)



تعمیرِ مساجد کی بنیادی غرض معاشرے میں امن کا قیام ہے

مسجد بیت السلام کی افتتاحی تقریب سے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 17؍جون 2023ء کو سکنتھورپ میں تعمیر ہونے والی مسجد بیت السلام کی افتتاحی ریسپشن میں بنفسِ نفیس شمولیت فرمائی اور بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ اس بابرکت موقع پر حضور پُرنور کا قافلہ Cliff Closes Road پر سہ پہر تین بج کر 53 منٹ پر نمودار ہوا اور مسجد کے دروازے پر رُکا۔ حضورِانور تین بج کر 54 منٹ پر موٹر سے باہر تشریف لائے جہاں محترم ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب ریجنل امیر نارتھ ایسٹ اور محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے اپنے پیارے امام کا استقبال کیا۔ عزیزان نبیل احمد آڈے ڈامولا اوکوبینا (Nabeel Ahmad Adedamola Okubena) اور مامون خالد نے حضور پُرنور کی خدمتِ اقدس میں پھولوں کا گلدستہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضورِانور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت دونوں خوش نصیب بچوں کے ہاتھوں پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگوٹھیوں کو مس فرمایا۔ بعدازاں حضورِانور اپنے عشاق کے جلو میں مسجد کے دروازے سے اندر داخل ہوئے۔ حضورِانور خصوصی طور پر بچھائی جانے والی سرخ راہداری سے چلتے ہوئے مسجد بیت السلام کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو خدام اور ناصرات کے الگ الگ گروپ ترانوں کے ساتھ اپنے پیارے امام کا استقبال کر رہے تھے۔ حضورِانور نے تین بج کر 55 منٹ پر افتتاحی تختی پر موجود چادر کو اپنے داہنے ہاتھ سے اٹھایا۔



بعد ازاں حضورِ انور نے دعا کروائی جس میں مسجد کے احاطہ میں موجود تمام احباب وخواتین اور بچے شامل ہوئے۔ حضورانور نے مسجد کا معائنہ فرمایا اور مسجد کے سامنے والے دروازے سے داخل ہوکر سیڑھیاں نیچے اتر کر دائیں جانب مڑے اور لائبریری اور اس سے ملحقہ ہال سے ہوتے ہوئے اوپر تشریف لے گئے اور مسجد کے شرقی جانب قدرے بلند بنائے گئے صحن جہاں پر خواتین کی مارکی نصب کی گئی تھی، کی جانب گئے اور وہاں زیتون کا پودا لگایا۔ بعد ازاں لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے اور کچھ دیر وہاں موجود رہے۔ حضورِ انور ؒ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کا تحفہ عطا فرما کر وہاں سے باہر تشریف لائے اور چلتے ہوئے چار بجے کے کچھ دیر بعد محراب کے قریب موجود داخلی دروازے سے مسجد کے ہال میں داخل ہوئے۔ حضورِ انور کی آمد پر احباب فرطِ جذبات سے کھڑے ہوگئے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ ابھی اذان نہیں ہوئی۔

اس پر حضورِ انور نے اذان دینے کا ارشاد فرمایا۔ عزیزم لبید احمد نے اذان دینے کی سعادت حاصل کی۔ حضورِ انور نے احبابِ جماعت کو ارشاد فرمایا کہ بیٹھ جائیں۔ اذان کے دوران حضور پُرنور ازراہِ شفقت احبابِ جماعت کی طرف رخ کیے کھڑے رہے۔ کیا ہی خوبصورت سماں تھا جب جماعت سکنتھورپ کے ممبران خوبصورت اذان سن رہے تھے اور ان سب کے سامنے پیارے حضور، پیارے امام بنفسِ نفیس موجود تھے۔ سب کو جی بھر کے دیدار کی سعادت نصیب ہوئی۔

یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے
چل کے خود آئے مسیحا کسی بیمار کے پاس

اذان ختم ہوئی تو حضورِ انور نے مختصر توقف کے بعد نماز شروع کروائی۔ سفر پر ہونے کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے نمازِ ظہر وعصر قصر کرکے پڑھائیں۔ ہر دو نمازوں کے بعد حضورِ انور نے مقامی احباب کے اپنی اپنی نماز مکمل ہونے کا انتظار فرمایا۔

نمازوں کے بعد محترم صدر صاحب جماعت نے مہمانوں کو مارکی



میں جانے کی درخواست کی۔ مسجد میں حضورِانور کے ہمراہ تین تصاویر ہوئیں۔ سب سے پہلی مجلس عاملہ سکنتھورپ، دوسری احبابِ جماعت احمدیہ سکنتھورپ جبکہ تیسری اس موقع پر موجود ریجنل امراء و مبلغین کرام کی۔

حضورِانور چار بج کر چوبیس منٹ پر مسجد سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے غربی جانب ایک حصے کا معائنہ فرماتے ہوئے مربی ہاؤس ملحقہ مسجد بیت السلام میں تشریف لے گئے۔

شام چار بجے سے کچھ پہلے سے مہمان تقریب میں شمولیت کے لیے آنا شروع ہو چکے تھے۔ پونے پانچ بجے سے کچھ پہلے حضور پُرنور مربی ہاؤس سے باہر تشریف لائے اور تقریب کے لیے نصب کی جانے والی مارکی کے شرقی جانب لگائی جانے والی نسبتاً چھوٹی مارکی میں تشریف لائے جہاں تقریب میں شامل ہونے والے معززین کو حضور پُرنور سے ملاقات کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس موقع پر

Holly Mumby-Croft M Martin Vickers MP,

Councillor Janet Longcake ,

Air commodore Andrew Dickens,

Superintendent Sharon

سمیت بعض معززین موجود تھے۔

معززین نے حضورِانور کی خدمت میں سکنتھورپ کا تعارف پیش کیا۔

معززین پانچ بجے سے کچھ پہلے تقریب میں شمولیت کے لیے مین مارکی میں تشریف لے گئے جبکہ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پانچ بج کر ایک منٹ پر تقریب میں شمولیت کے لیے مارکی میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے ماڈریٹر کے فرائض قمرالدین محمد صاحب صدر جماعت سکنتھورپ نے ادا کیے۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ حسن سلبی صاحب مربی سلسلہ نے سورۃ البقرہ کی آیات 128 تا 130 کی تلاوت و انگریزی ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ریجنل امیر نارتھ ایسٹ ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب نے حاضرین کو خوش آمدید کہتے ہوئے حضورانور کی اس تقریب میں موجودگی کو بابرکت قرار دیا اور اس مسجد کے افتتاح کے لیے تشریف لانے پر شکریہ ادا کیا۔ موصوف نے

جماعت احمدیہ کا تعارف کروانے کے بعد مسجد کی مختصر تاریخ اور حالات بیان کیے اور اس مسجد کی منظوری کے لیے مقامی کونسل کا شکریہ ادا کیا۔

بعد ازاں ممبر آف پارلیمنٹ سکنتھورپ مکرمہ ہولی ممبی کرافٹ صاحبہ (Holly Mumby-Croft MP) نے حضور انور کا خیر مقدم کرتے ہوئے آج کے دن کو یادگار قرار دیا اور اس تقریب میں مدعو کیے جانے پر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم حضور انور کے خطاب کے منتظر ہیں۔

ممبر آف پارلیمنٹ کلیتھوپ مکرم مارٹن وِکرز صاحب (Martin Vickers MP) نے کہا کہ مختلف کمیونیٹیز کو ایک جگہ جمع کرنے اور ایک دوسرے کے عقائد کو جاننے کا یہ ایک بہترین موقع ہے۔ مجھے علم ہے کہ مذہبی عقائد بھی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں اور مختلف عقائد کے افراد کا اس تقریب میں آنا مستقبل کے تعلقات کو مضبوط کرنے کے لیے خوش آئند بات ہے۔

کونسلر نارتھ لنکا شائر مکرمہ جینیٹ لانگکیک صاحبہ (Councillor Janet Longcake) نے کہا کہ حضور انور سے ملاقات میرے لیے ایک اعزاز ہے۔ مجھے اس تقریب میں دعوت دینے کا بہت شکریہ۔ مجھے احمدی کمیونٹی کو جاننے کا بھی موقع ملا ہے اور اس کا مطمحِ نظر "محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں" یقیناً اس معاشرے میں امن و سلامتی کی علامت ہے۔

خطاب حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پانچ بج کر 21 منٹ پر حضور انور منبر پر تشریف لائے اور انگریزی زبان میں خطاب کا آغاز فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

سب سے پہلے تو مَیں دل کی گہرائیوں سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ یہاں ہماری اس مسجد کے افتتاح کی تقریب میں شرکت کے لیے تشریف لائے ہیں۔ ہمارے مہمانوں کی اکثریت احمدیت یا اسلام سے تعلق نہیں رکھتی اس کے باوجود آپ تمام مہمان ہماری تقریب میں شامل ہو رہے ہیں یہ بات آپ کی وسعتِ قلبی کو ظاہر کرتی ہے۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ پس آپ سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے میں اپنے دلی جذبات کا اظہار کر رہا ہوں۔

آج کا دن ہمارے لیے نہایت خوشی اور مسرت کا دن ہے کیونکہ آج ہم اپنی اس نئی مسجد کے افتتاح کی توفیق پا رہے ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر کی راہ میں بہت سی رکاوٹیں بھی آئیں جس کی وجہ سے اس کی تعمیر اور افتتاح میں تاخیر ہوئی۔ مقامی آبادی کی طرف سے اس مسجد کے قیام کی مخالفت کی گئی لیکن خدا کے فضل سے تمام مشکلات دور ہو گئیں۔ اس سلسلے میں مَیں مقامی کونسل اور متعلقہ حکام نیز مقامی آبادی کا بھرپور شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اس مسجد کا قیام ہماری جماعت کی مالی قربانیوں کے طفیل ممکن ہوا ہے۔ بعض احباب نے اس سلسلے میں بڑی بھاری رقوم پیش کیں تا کہ وہ سب ایک جگہ جمع ہو کر اجتماعی طور پر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی کوشش کر سکیں۔

مجھے اندازہ ہے کہ جب میں یہ بات کہتا ہوں کہ یہ مسجد اس علاقے میں اسلامی تعلیمات کے عملی اظہار کا مظہر ہو گی تو یقیناً بعض لوگوں کے دلوں میں وساوس اور خدشات پیدا ہوتے ہیں اور یہ قدرتی بات ہے، جس کا ہمیں احساس ہے۔ اس دور میں تو ویسے بھی مسلمانوں اور اسلام کو شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ لیکن مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ

حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اسلام میں شدت پسندی اور انتہا پسندی کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسلام توظلم اور زیادتی سے منع کرتا ہے اور معاشرے میں امن اور سلامتی کے قیام کا درس دیتا ہے۔ اسلام کا پیغام تو یہ ہے کہ بنی نوع انسان بلاتفریق مذہب وملت اور رنگ ونسل انسان ہونے کی حیثیت میں اکٹھے ہو جائیں۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ کسی علاقے میں اسلام کا تعارف اچھی طرح ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں مسجد بنا دے۔ اس بات سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مقصد یہ تھا کہ اس عمل سے غیر مسلم اسلام کی تعلیمات کو قریب سے دیکھ پائیں گے۔

اسی طرح اسلام ہمیں یہ حکم بھی دیتا ہے کہ بلا امتیاز ہم بنی نوع انسان کے حقوق ادا کریں۔ اس حوالے سے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اسلام کا جونقشہ یہ شدت پسند گروہ پیش کرتے ہیں اسلامی تعلیمات اس سے یکسر مختلف ہیں۔ اسلام تو امن وسلامتی اور محبت کا مذہب ہے۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ یہ بات آپ کو متاثر کرنے کے لیے میں یوں ہی کہہ رہا ہوں بلکہ یہ قرآنی تعلیمات ہیں جو میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ اسلام بڑا واضح حکم دیتا ہے کہ دین کے معاملے میں جبر کی کوئی گنجائش نہیں۔

ہر حقیقی مومن اس بات کا اہتمام کرتا ہے کہ جب بھی کوئی مسجد تعمیر ہو تو وہ ان مقاصد کے تابع ہو جو اولین مسجد یعنی بیت الحرام کی تعمیر کے مقاصد تھے۔ پس ہر مسجد کا رخ کعبۃ اللہ کی طرف ہی ہوا کرتا ہے۔ بیت اللہ کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو بھی اس میں داخل ہوتا ہے وہ گویا امن میں داخل ہوتا ہے۔ قرآن نے تو یہ حکم دیا ہے کہ جاہل شخص کی جہالت کا جواب بھی جہالت سے نہیں دینا بلکہ امن اور وقار سے ایسی صورتحال سے گزر جانا ہے۔ اسلام مسلمانوں کو صبر کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

عین ممکن ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ اگر اسلام اتنا ہی پرامن مذہب ہے تو اسلام کے آغاز میں جنگیں اور خون خرابہ کیوں ہوا۔ یہ سوال دراصل اسلام کی تعلیمات سے عدم واقفیت کا نتیجہ ہے۔ اسلام تو بڑے پیچیدہ اور مخصوص حالات میں جنگ کی اجازت دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ پر انتہائی ظلم وستم ہوا۔ انہیں گھروں سے بے گھر کیا گیا، انہیں قتل کیا گیا۔ مکہ معظّمہ کے تیرہ سالہ قیام کے دوران مسلمانوں پر ہر طرح کے مظالم ڈھائے گئے۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد بھی اُن ظالموں نے اسلام کا پیچھا کیا، مسلمانوں پر زبردستی جنگ مسلط کی۔ ایسے حالات میں مسلمانوں کو محض دفاعی جنگ کی اجازت دی گئی۔ اس اجازت کا ذکر سورۂ حج کی آیات میں ملتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو جنگ کی اجازت دی گئی جن پر حد درجہ ظلم ہوا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد پر قادر ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے ذریعے بعض دوسرے گروہوں کو روکنے کا انتظام نہ فرماتا تو یقیناً لوگوں نے مسیحیوں کے گرجا گھر، یہود کے معابد اور مسلمانوں کی مساجد سب کو منہدم کر دینا تھا۔

پس مسلمانوں کو دفاعی جنگ کی اجازت مذہبی آزادی کے قیام کی غرض سے دی گئی تھی۔

آج کے دور میں اگر جائزہ لیا جائے تو کہیں بھی مسلمان اسلام کی سربلندی کے لیے کفار سے برسرِ پیکار نہیں۔ بلکہ یہ سیاسی جنگیں ہیں جن میں اسلامی ممالک کے علاوہ دیگر ممالک بھی شامل ہیں۔ یوکرین کی مثال آپ سب کے سامنے ہے۔ اس دور کی جنگیں دراصل زیادہ سے زیادہ علاقے اور وسائل پر قابض ہونے کے لیے لڑی جانے والی جنگیں ہیں۔ پس یہ تو بہت بڑا ظلم ہوگا اگر ان جنگوں کو مذہب سے نتھی کیا جائے۔

ہم تو اس بات پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہمارے ملک میں ہر طرح کی مذہبی آزادی میسر ہے۔ ہم اپنے دین پر آزادی کے ساتھ عمل

کر سکتے ہیں۔ اپنے مذہب کے پرچار کے لیے مساجد کی تعمیر کرسکتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ نے فرمایا: مذہبی آزادی کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ حقوق العباد پر بھی بڑا زور دیتی ہے۔ مثلاً ہم نے دنیا کے پسماندہ ترین اور دور دراز علاقوں میں ہسپتال اور سکول تعمیر کیے ہیں۔ ایسے ہی پسے ہوئے طبقات تک ہم پینے کا صاف پانی پہنچانے کا انتظام کررہے ہیں۔ ہماری ان کاوشوں سے مستفید ہونے والے احباب محض احمدی نہیں ہیں بلکہ دنیا بھر کے لوگ خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں وہ ان سہولیات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ اس مسجد کی تعمیر سے اس علاقے کے لوگ اسلام کی حقیقی تعلیمات سے متعارف ہوسکیں گے۔ اسی طرح ان لوگوں کے اسلام اور مسلمانوں سے متعلق تمام شکوک وشبہات بھی ان شاء اللہ دور ہو جائیں گے۔ اس مسجد کا تو نام ہی ’بیت السلام‘ یعنی سلامتی اور امن کا گھر رکھا گیا ہے۔

آخر میں مَیں خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں کہ یہ مسجد خدا کے نور اور اس کی روشنی کا مظہر بن جائے۔ خدا کرے کہ یہ مسجد حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی، رواداری اور محبت کی طرف توجہ دلاتے چلے جانے کا باعث ہو۔ خدا کرے کہ یہاں کے مقامی احمدی مسلمان اسلام کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہوں۔ یہ لوگ یہاں کی آبادی کے لیے امن اور سلامتی کا ضامن بن جائیں۔

آخر میں مَیں آپ سب کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ اس تقریب میں شامل ہوئے۔ بہت شکریہ

پانچ بج کر 49 منٹ پر حضور انور کا خطاب اپنے اختتام کو پہنچا جس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور نے تمام مہمانان کے ہمراہ عشائیہ تناول فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے صحابہؓ تھے جنہوں نے اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق قربانیاں دیں اور ایسی ایسی قربانیاں دیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے ان کی قربانیاں دیکھ کے حیرت ہوتی ہے۔ یہ قربانیاں کیوں دیں؟ اس لیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن جو اشاعتِ اسلام کا مشن ہے اس میں آپ کے مددگار بنیں۔ اس لیے کہ مخلوق سے ہمدردی کا درد رکھتے ہوئے انہیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی جماعت میں شامل کرنے کے لیے قربانی پیش کریں۔ تکمیلِ ہدایت کے لیے اپنا کردار ادا کریں اور یہ قربانیوں کی جاگ افراد جماعت کو ایسی لگی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جاری نظامِ خلافت میں بھی اللہ تعالیٰ ہر دَور میں قربانی کرنے والے عطا فرماتا چلا جا رہا ہے جو قربانیاں کرکے اپنی ترجیحات کو پس پشت ڈال کر بڑھ بڑھ کر قربانیاں کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ ان میں پرانے احمدی بھی شامل ہیں اور نومبائعین بھی شامل ہیں۔ (خطبہ جمعہ 06 جنوری 2023ء)



انسانیت کی خدمت ایمان کا بنیادی جزو ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا IAAAE سمپوزیم 2023 میں خطاب۔

اسلام آباد، برطانیہ، 10 جون 2023: شام 8:05 بجے، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز (IAAAE) یورپی سمپوزیم 2023 کے اختتامی اجلاس کے لیے مسرور ہال، اسلام آباد، یو کے میں تشریف لائے۔

اسلام آباد، برطانیہ میں موجود افراد کے علاوہ، امریکہ، بھارت اور نائیجیریا وغیرہ جیسے ممالک سے IAAAE کے دیگر اراکین نے ورچویل طور پر اختتامی اجلاس میں شرکت کی۔

تقریب میں رونق افروز ہوتے ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام حاضرین کو سلام کیا اور پھر عبدالرزاق صاحب کو تلاوتِ قرآن کریم کیلئے بلایا۔ سورہ دہر کی آیات 9-12 کی تلاوت کی گئی۔

سمپوزیم کے بارے میں ایک رپورٹ آئی اے اے اے ای کے چیئرمین اکرم احمدی صاحب نے پیش کی، جنہوں نے بتایا کہ سمپوزیم کا عنوان ”امن کے لیے انجینئرنگ“ تھا۔

چیئرمین صاحب نے بتایا کہ وبائی مرض کے بعد ان کے کام میں تیزی آئی، 3800 سے زیادہ مقامات کو پانی فراہم کر کے 3-5 ملین لوگوں کی خدمت کی گئی اور 520 سے زیادہ دور دراز علاقوں کو بجلی اور روشنی کا ذریعہ فراہم کیا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے گزشتہ سال 10 ممالک میں 26 گاؤں مکمل کیے اور اب گیمبیا میں شروع ہونے والے ماڈل ٹاؤنز کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے 135 ہینڈ پمپ کی بحالی کا کام کیا، 55 ہینڈ پمپ کی دیکھ بھال کی، 33 منی سولر ویل سسٹم لگائے، 9 بورہول کھودے، اور IAAAE کے کام سے 2022-23 میں سات ممالک میں 250,000 سے زیادہ افراد کو فائدہ پہنچا۔ یہ ممالک نائجر، بینن، گھانا، لائبیریا، برونڈی، کینیا اور تنزانیہ ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے 2022-23 میں

520 سے زیادہ گاؤں کو بجلی فراہم کی۔ اس کے نتیجے میں، افریقہ میں چھ ممالک اور 46,800 لوگوں کو بجلی اور روشنی فراہم کی گئی۔

چیئرمین صاحب نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں، IAAAE عالمی چیلنجوں اور خطرات کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل اور خطرات سے نمٹنے کی تیاری کر رہا ہے۔ انہوں نے سستی رہائش کی تعمیر، خوراک کی حفاظت اور زراعت پر کام کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہوں نے MITC، مسرور انٹرنیشنل ٹیکنیکل کالج پر کام شروع کر دیا ہے، جس سے IAAAE کے اثرات کو بہتر درجے تک لے جایا جا رہا ہے جس کے ذریعے سے ان لوگوں کو بااختیار بنایا گیا ہے جو وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی تگ و دو میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے کم لاگت کے مکانات اور کچے مکانات بھی شروع کیے ہیں۔ وہ "پیس سٹی" بنانے کا بھی منصوبہ بنا رہے ہیں، جہاں کم قیمت پر دو اور تین منزلہ مکانات ہوں گے۔

حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پھر اختتامی خطاب کرنے کے لیے پوڈیم پر تشریف لائے۔

تشہد و تعوذ پڑھنے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے، آج، IAAAE کے ممبران اپنے سالانہ سمپوزیم کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں تا کہ وہ گزشتہ سال کے دوران کیے گئے مختلف منصوبوں اور سرگرمیوں کا جائزہ لیں اور مستقبل کے لیے منصوبہ بندی کریں، "حضور نے فرمایا کہ یہ تقریب IAAAE کے ممبران کو اللہ کے فضلوں پر غور کرنے اور شکر ادا کرنے کی توفیق دیگا کہ انہیں انسانیت کی خدمت کرنے کا موقع اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اسکی صلاحیت دی ہے۔

حضور نے فرمایا: "IAAAE کے قیام کا بنیادی مقصد معاشرے کے سب سے ناتواں اور کمزور ترین افراد کی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔"

حضور نے مزید فرمایا کہ انہوں نے ابتدائی طور پر IAAAE کو ہدایت دی ہے کہ وہ دنیا کے محروم اور پسماندہ حصوں میں رہنے والے لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی پر توجہ دیں۔ حضور نے "واٹر فار لائف" اسکیم کے تحت افریقہ کے بہت سے دور دراز دیہاتوں میں پانی کے کنویں اور پمپ لگا کر اپنی ہدایات کو پورا کرنے میں IAAAE کی کوششوں کی تعریف فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ IAAAE نے اپنی "ماڈل ولیج" اسکیم کے ذریعے گھر اور پناہ گاہیں تعمیر کی ہیں۔ حضور نے اظہار کیا کہ IAAAE نے مختلف ممالک میں بہت سے منصوبوں پر اپنا وقت، اور مہارت پیش کر کے جماعت کی مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے لیے انتھک محنت کی ہے۔

حضور نے مزید فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے IAAAE کے عزائم اور منصوبوں کا پیمانہ روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ حضور نے ذکر کیا کہ IAAAE نے نوجوانوں کو مختلف ہنر کی تربیت دینے کے لیے نائیجیریا میں ایک ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ بنانے اور اس کا انتظام کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے تا کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر معاشرے میں مثبت کردار ادا کر سکیں۔ حضور نے فرمایا: "میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس منصوبے کو جلد مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ ملک اور افریقی براعظم کی ترقی اور کامیابی میں اہم کردار ادا کرنے کے اپنے بنیادی مقصد کو پورا کرے۔"

دنیا کی نازک حالت کے پیش نظر حضور نے ہدایت دی تھی کہ IAAAE کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ ممکنہ عالمی جنگ کی صورت میں وہ معاشرے کی تعمیر نو میں اپنا کردار کیسے ادا کر سکتی ہے۔ حضور نے فرمایا "میری ہدایات کے مطابق، IAAAE نے ایک منصوبہ بنایا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح پناہ گاہ اور رہائش کو تیزی سے تعمیر کیا جا

سکتا ہے۔"حضرت امیر المومنینؓ نے فرمایا کہ IAAAE نے بڑے پیمانے پر زرعی اور غذائی تحفظ کے منصوبے بھی بنائے ہیں۔

حضور نے اس بات پر زور دیا کہ بنیادی مقصد انسانیت کی خدمت کرنا ہے کیونکہ اسلام ہمیں ضرورت مندوں کی خدمت کرنے اور تمام بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کرنے کا حکم دیتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک آنے کا مقصد انسانی خدمت بھی تھا۔

آپؑ نے فرمایا: ''ہر روز ہر شخص کو اپنا تجزیہ کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ وہ دوسروں کی بھلائی کے لیے کس حد تک فکرمند ہے اور کس حد تک اپنے بھائیوں سے محبت اور شفقت کا اظہار کرتا ہے۔''

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید ایک حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں بھوکا تھا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا، میں پیاسا تھا اور تو نے مجھے پانی نہیں پلایا، میں بیمار تھا۔تو نے مجھے تسلی نہیں دی، اس پر مخاطب لوگ پوچھیں گے کہ تم کب بھوکے تھے اور ہم نے تمہیں کھانا نہیں کھلایا، کب پیاسے تھے اور ہم نے تمہیں پانی نہیں پلایا اور تم کب بیمار ہوئے اور ہم نے تسلی نہیں دی۔جواب میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا ایک عزیز شخص تکلیف میں مبتلا تھا اور تم نے اس پر کوئی رحم اور مہربانی نہیں کی۔اس سے محبت کا اظہار کرنا دراصل مجھ سے محبت کا اظہار کرنا ہے۔''

حضور نے فرمایا کہ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حقیقت پر بہت زور دیا کہ انسانیت کی خدمت ہمارے ایمان کا ایک بنیادی جز ہے اور وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ کو بہت پیار ہے۔لہٰذا ہمارے احمدی آرکیٹیکٹس اور انجینئرز جن منصوبوں پر کام کر رہے ہیں، خواہ وہ پانی کے کنوئیں لگانے ہوں، سستے گھر بنانا ہوں، ماڈل ویلج بنانا ہو یا توانائی اور دیگر ضروری خدمات فراہم کرنا ہو، ان کی کوششیں ہمیشہ خالصتاً انسانیت کی محبت ہو اور خواہش ہونی چاہیئے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب حاصل ہو۔

حضور نے فرمایا" IAAAE کے اراکین کے طور پر، آپ کو اس بات کو ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھنا چاہیے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مثال کو اپنے سامنے رکھ کر کوشش کرنی چاہیے۔"

آپ نے فرمایا کہ یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ IAAAE کو اپنی خدمات پیش کرنے والے رضا کاروں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور نئے لوگ آگے آ رہے ہیں۔حضور نے فرمایا" اللہ ان کو ان کی نیک نیتوں اور کوششوں کا بدلہ دے۔فرمایا کہ میری دعا ہے کہ آنے والے سالوں میں اور بھی بہت سے لوگ IAAAE کی خدمات کو دیکھ کر اس میں شامل ہوں۔

حضور نے مزید فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ IAAAE مضبوطی سے آگے بڑھتا رہے اور اس مقصد کو پورا کرنے میں شاندار کردار ادا کرے جس کے لیے مسیح موعود علیہ السلام کو ذات، رنگ اور نسل سے بالاتر ہو کر پوری دنیا میں انسانیت کی خدمت کے اس دور میں بھیجا گیا تھا۔"

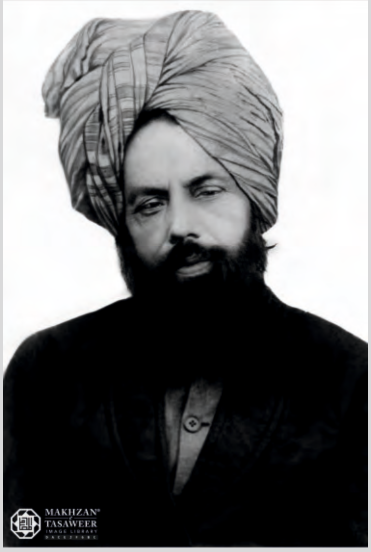
حضور نے فرمایا:" اللہ تعالیٰ آپ سب کو آپ کی مخلصانہ کوششوں کا بدلہ دے اور آپ کو ان لوگوں کے لیے راحت اور آسانی کا ایک بڑا ذریعہ بنائے جن کی زندگیاں دائمی جدوجہد، مشقت اور تنگدستی سے دوچار ہیں۔آمین۔"

اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''جو کچھ ترقی اور تبدیلی ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے وہ زمانہ بھر میں اِس وقت کسی دوسرے میں نہیں ہے۔''

(ملفوظات جلد دہم صفحہ 243۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)



حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی زبان میں

فصاحت و بلاغت

حضور علیہ السلام کا عربی زبان میں کمال حاصل کرنے کا دعویٰ

محمد طاہر ندیم مربی سلسلہ عربیک ڈیسک یو کے

قسط 2

آیئے ہم حضور علیہ السلام کے اپنے اقوال سے آپ کے اس دعویٰ کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایک مقام پر اجمالی رنگ میں آپ علیہ السلام نے فرمایا:

''إنّ كَمَالِي فِي اللّسَانِ الْعَرَبِيِّ، مَعَ قِلَّةِ جُهْدِي وَقُصُورِ طَلَبِي، آيَةٌ وَاضِحَةٌ مِنْ رَبِّي، لِيُظهِرَ عَلَى النَّاسِ عِلْمِي وَأَدَبِي، فَهَلْ مِنْ مُعَارِضٍ فِي جُمُوعِ الْمُخَالِفِيْن؟'' (مکتوب احمد، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 234)

یعنی عربی زبان میں قلت جہد اور معمولی جستجو کے باوجود میرا کمال حاصل کرنا میرے رب کی طرف سے واضح نشان ہے، تا کہ وہ لوگوں پر میرا علم اور ادب ظاہر فرمائے۔ پس مخالفین کے گروہ میں کوئی ہے جو اس امر میں میرا مقابلہ کر سکے؟

اس دعویٰ کی تفصیل حضور علیہ السلام نے مختلف مقامات پر مختلف الفاظ میں بیان فرمائی۔

☆......ایک جگہ فرمایا:

''وأُعطِيتُ بَسْطَةً كَامِلَةً فِي الْعُلُومِ الأَدَبِيَّةِ.'' (مکتوب احمد، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 234)

مجھے عربی زبان کے علوم ادبیہ میں کامل وسعت عطا کی گئی ہے۔

☆......ایک اور مقام پر فرمایا:

''وَقَدْ فُقْتُ فِي النَّظْمِ وَالنَّثْرِ.''

(مکتوب احمد، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 235)

میں نظم و نثر میں سب پر فوقیت رکھتا ہوں۔

☆......ایک مقام پر فرمایا:

''وَمِنْ آيَاتِي أَنَّه تَعَالَى وَهَبَ لِي مَلَكَةً خَارِقَةً لِلْعَادَةِ فِي اللّسَانِ الْعَرَبِيّةِ.'' (نجم الھدیٰ، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 107)

میرے نشانات میں سے ایک نشان یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے لسان عربی میں خارق عادت ملکہ عطا فرمایا ہے۔

☆......ایک اور مقام پر فرمایا:

''وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّهُ عَلَّمَنِي لِسانًا عَرَبِيَّةً، وَأَعْطَانِي نِكَاتًا أَدَبِيَّةً، وَفَضَّلَنِي عَلَى العَالِمِيْنَ الْمُعَاصِرِيْنَ.'' (مکتوب احمد، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 247)

اس (خدا) کے نشانات میں سے ایک نشان یہ ہے کہ وہ اس نے مجھے لسان عربی سکھائی ہے اور مجھے ادبی نکات عطا فرمائے ہیں اور مجھے میرے ہم عصر تمام علماء پر فضیلت دی ہے۔

☆......ایک اور مقام پر فرمایا:

''سَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُكَمِّلَنِي فِي هَذِهِ اللَّهْجَةِ، وَيَجْعَلَنِي وَاحِدَ الدَّهْرِ فِي مَنَاهِجِ البَلَاغَةِ...... فَأُجِيبَ الدُّعَاءُ وَأُوتِيتُ مَا كُنْتُ أَشَاءُ۔'' (نجم الهدیٰ، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 108)

میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ مجھے اس عربی زبان کے لہجے میں مکمل فرمائے اور مجھے بلاغت کے راستوں میں یکتائے روزگار بنا دے..................پس میری دعا قبول ہوئی اور مجھے میری من پسند مراد مل گئی۔

☆......ایک اور مقام پر فرمایا:

''وَعَلَّمَنِيْ رَبِّيْ مِنْ لَّدُنْهُ بِالْفَضْلِ وَالرَّحْمَةِ، فَأَصْبَحْتُ أَدِيبًا وَمِنَ الْمُتَفَرِّدِيْنَ۔'' (نجم الهدیٰ، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 111)

مجھے میرے ربّ نے اپنی جناب سے اپنے فضل اور رحمت سے علم سکھایا چنانچہ میں ادیب اور یکتائے روزگار لوگوں میں سے ہوگیا۔

☆......ایک اور مقام پر فرمایا:

''جَعَلَنِي أَفْصَحَ الْمُتَكَلِّمِينَ۔'' (مکتوب احمد، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 34 تا 35)

اللہ تعالیٰ نے مجھے افصح المتکلمین بنایا ہے۔

☆......ایک اور مقام پر اپنی عربی زبان کے بارے میں فرمایا:

''وَوَاللّٰهِ إِنَّهُ ظِلُّ فَصَاحَةِ الْقُرْآنِ، لِيَكُوْنَ آيَةً لِقَوْمٍ يَتَدَبَّرُوْنَ۔'' (الاستفتاء، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 629 تا 630)

خدا کی قسم یہ (میری عربی تحریر) قرآن کریم کی فصاحت کا ظل ہے تاکہ وہ تدبر کرنے والی قوم کے لیے نشان ثابت ہو۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

''ہمارا تو یہ دعویٰ ہے کہ معجزہ کے طور پر خدا تعالیٰ کی تائید سے اس انشاء پردازی کی ہمیں طاقت ملی ہے۔''

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 437)

دعویٰ کا خلاصہ

مندرجہ بالا تحریرات حضور علیہ السلام کی کتب نجم الہدیٰ، مکتوب احمد، الاستفتاء اور نزول المسیح سے لی گئی ہیں۔ ان کا خلاصہ مندرجہ ذیل نکات پر مشتمل ہے:

1۔ حضور علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے عربی زبان میں کمال حاصل کرنے کا واضح نشان عطا ہوا۔

2۔ آپ کو عربی زبان کے علوم ادبیہ میں کامل وسعت عطا کی گئی ہے۔

3۔ آپؑ عربی زبان کی نظم و نثر میں سب ہم عصروں پر فوقیت یافتہ ہیں۔

4۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لسان عربی میں خارق عادت ملکہ عطا فرمایا ہے۔

5۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سنی اور اپنے فضل اور رحمت سے عربی زبان کا علم سکھایا اور بلاغت کے راستوں کا یکتائے روزگار بنا دیا۔

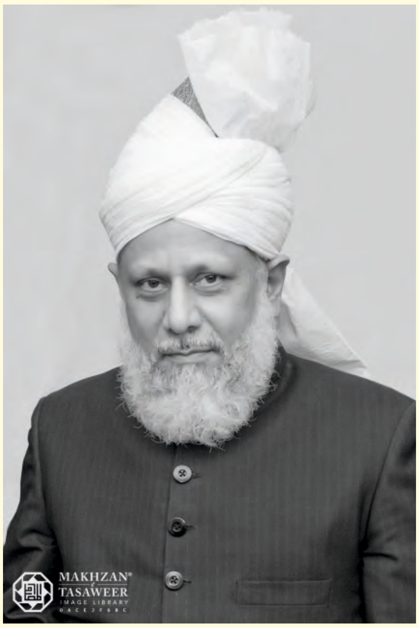
6۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو افصح المتکلمین بنایا۔

7۔ آپ کی عربی تحریر قرآن کریم کی فصاحت کا ظل ہے۔

8۔ آپ کو معجزے کے طور پر خدا تعالیٰ کی تائید سے اس زبان میں انشاء پردازی کی طاقت ملی ہے۔

یہی نہیں بلکہ اس زبان کے خداداد علم کے بارے میں حضور علیہ السلام نے چھ اور بھی دعاوی فرمائے ہیں جن کا بیان اگلے صفحات میں کیا جائے گا۔

(جاری ہے)



خلافت احمدیہ سے احباب جماعت کا

اخلاص و وفا

راجہ برہان احمد، استاد جامعہ احمدیہ یوکے

قسط اول

رَبَّنَا وَ ابۡعَثۡ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِکَ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ (البقرہ:130)

اے ہمارے رب! (ہماری یہ بھی التجا ہے کہ تو) انہی میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے۔ یقیناً تو ہی غالب (اور) حکمتوں والا ہے۔ (تفسیر صغیر)

سورہ بقرہ کی اس آیت میں انبیاء کے چار بنیادی کاموں کا ذکر ہے۔ خلفاء چونکہ انبیاء کے جانشین ہوتے ہیں اس لئے خلفاء کے بھی یہی کام ہیں۔

یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِکَ: تیری آیات ان پر پڑھے: کافروں کو مومن بنائے یعنی تبلیغ۔ مومنوں کی ترقی ایمان یا درستی ایمان۔

یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ: ان کو کتاب سکھائے۔ کام یہ ہوگا کہ ایسے مدارس ہوں جہاں قرآن مجید کی تعلیم ہو اور قرآن شریف پر عمل کرانا ہوگا۔

الۡحِکۡمَۃَ: ان کو حکمت کی تعلیم دے یعنی جب وہ اعمال ظاہری بجالانے لگیں تو پھر ان اعمال کی حقیقت اور حکمت سے انہیں باخبر کرے۔

یُزَکِّیۡہِمۡ: انہیں پاک کرے۔ تزکیہ کا کام انسان کے اپنے اختیار میں نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے اپنے قبضہ اور اختیار میں ہے۔ پس یاد رکھو کہ یُزَکِّیۡہِمۡ کے معنی ہوئے پاک کرے۔ اخلاص پیدا کرے۔

(خلاصہ از کتاب منصب خلافت تقریر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ 12/اپریل 1914ء)

تزکیہ نفوس کا یہ کام جس میں اللہ تعالیٰ خود اپنے نبی اور بعد از اس اس کے خلیفہ کے ماننے والوں کے دلوں میں اخلاص و وفا پیدا کرتا ہے آج بھی آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق جاری ہے:

ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ، پھر طریقۂ نبوت پر گامزن خلافت آجائے گی۔

(مسند احمد حدیث نمبر 12034: کتاب الفضائل، باب: فصل: نبوت، خلافت اور ملوکیت کے مراحل پر مشتمل سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک جامع حدیث)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"مَیں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں

ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 336)

دورِ خلافت خامسہ میں پیش آنے والے اخلاص ووفا کے واقعات کا ذکر کہاں سے شروع کیا جائے اور کہاں روکا جائے یہ فیصلہ کرنا بہت مشکل ہے، ابھی گزشتہ سال کا ہی ذکر ہے خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے موقع پر خدام نے، پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ورچوئل ملاقات میں اخلاص و وفا کا جو نمونہ دکھایا اس کے ہم سب گواہ ہیں۔ اس نظارہ کو جو کیمرے کی آنکھ نے محفوظ کر لیا کبھی دوبارہ تو دیکھیں یہ وہی نوجوان ہیں جو عام حالات میں اپنے اوپر بارش کا ایک قطرہ بھی نہ پڑنے دیں لیکن جرمنی کے بچوں نے احمدی خدام واطفال کے اخلاص و وفا نے یہ گوارا نہ کیا کہ ہمارے پیارے حضور اپنا قیمتی وقت نکال کر ہمیں دیکھنے کے لئے تشریف فرما ہیں تو ہم کیوں اس بارش سے گھبرا کر اپنی جگہوں سے ہلیں۔ پانی میں شرابور، کپڑے گیلے اور مجال ہے کہ چہرے پر کسی بھی قسم کی گھبراہٹ بلکہ مسکراہٹ ہی مسکراہٹ گویا بزبان شاعر یوں عرض کر رہے ہوں۔

مرے رہبر! مرے مُرشد! ترے خدام کہتے ہیں
تمہیں چھاؤں میں رکھیں گے، تمازت ہم سنبھالیں گے

ہے تن من دھن فدا اپنا خلافت کی حفاظت میں
عدو نے جو بھی ڈھائی ہو قیامت ہم سنبھالیں گے

تبھی تو خلیفہ وقت سے یہ دعائیں اور محبت پائی:

’’حضور انور نے اس اجتماع کے آخر پر فرمایا کہ اچھا صدر صاحب وقت ختم ہو گیا ہے اور ماشاء اللہ بارش بھی سارے لوگوں نے، خدام نے اپنے اوپر لے لی۔ یہ میں نے دیکھ لیا کہ ماشاء اللہ آپ کے خدام میں صبر اور حوصلہ ہے۔ کم از کم اتنی طاقت ہے، اتنا اظہار ہے کہ بارش کو برداشت کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ان میں مزید قوتِ برداشت اور طاقت بھی پیدا کرے اور یہ حقیقت میں دین کے خادم بننے والے ہوں اور اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں جو خدام الاحمدیہ کا مقصد ہے اور جو عہد کرتے ہیں یہ ہمیشہ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اس پر عمل کرنے والے ہوں اور خلافت کی حفاظت کرنے والے ہوں اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس بارے میں کوشش بھی کریں اپنے دینی علم کو بھی بڑھائیں اور اسلام اور احمدیت کا پیغام بھی اپنے ملک میں پھیلانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)‘‘ (22/ اگست 2021)

دنیا بھر میں پھیلے احمدی بچوں اور بچیوں کی خلیفہ وقت سے اخلاص و وفا کی بات کروں تو یہی ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔

میسیڈونیا کے مبلغ انچارج نے حضور انور کی خدمت میں لکھا کہ گذشتہ دنوں بوسنیا کے دورے کے دوران میری ایک دوست سے واقفیت ہوئی۔ پاکستانی دوست تھے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اس نے بتایا کہ کچھ عرصہ قبل دبئی ایئر پورٹ پر ان کی ملاقات ایک فیملی سے ہوئی تھی جن کی ایک تین چار سالہ بچی کہہ رہی تھی ہم سب کو نماز پڑھنی چاہیے اور سچ بولنا چاہیے۔ جب مجھے پتا چلا کہ اس فیملی کا تعلق

جماعت احمدیہ سے ہے تو میں نے اس بچی سے پوچھا کہ تمہاری زندگی کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟ تو کہنے لگی کہ لندن میں پیارے حضور سے ملنا چاہتی ہوں۔ کہتا ہے کہ اس بات نے مجھ پر بہت گہرا اثر چھوڑا کہ اتنی چھوٹی عمر ہے اور اس کی سب سے بڑی خواہش خلیفہ سے ملاقات کرنا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 29 مئی 2020 الفضل انٹرنیشنل 19 جون 2020 ص9)

ایک واقعہ حضور یوں بیان فرماتے ہیں

ایک بچہ 12 سال کا تھا۔ اس نے خواہش کا اظہار کیا کہ جلسہ میں شامل ہونا ہے لیکن والد نے یہ کہتے ہوئے کہ پیچھے گھر میں کسی کو رہنا چاہیے اسے کہا کہ تم یہیں رہو۔ تو بچے نے سوچا شاید پیسوں کی کمی کی وجہ سے کہہ رہا ہے۔ تو اس بیچارے نے محنت مزدوری کر کے ایک ہزار فرانک جمع کیے اور کہا یہ میرا کرایہ ہے میں نے ضرور جلسہ پہ جانا ہے۔ میرا کہا کہ اُس نے آنا ہے۔ اس لیے میں نے ضرور جا کے ملنا ہے۔ تو باپ نے اس کو کہا کہ ٹھیک ہے پیسے تم رکھو لیکن میرے ساتھ چلنا۔ وہ مجھے ملا بھی لیکن اس کے بعد اسی دن بیچارے کو گردن توڑ بخار ہوا اور وہیں اس کی وفات ہوگئی۔ وہاں اس کا جنازہ بھی میں نے پڑھایا تھا۔ شاید اس کے دل میں یہی ہو کہ میرا وقت آ گیا ہے تو میں مل لوں۔ بہر حال اس کی شدید خواہش تھی۔ باپ سے کہتا تھا کہ میں نے ضرور ملنا ہے۔

(جلسہ سالانہ یوکے 2004ء کے دوسرے روز کا خطاب از الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 12 جولائی 2013ء صفحہ 1)

ایک ریجن کی دو بچیاں جن کی 13-12 سال کی عمر تھی اپنے حصے کے ٹرانسپورٹ اخراجات جمع کروانے آئیں اور کہا کہ جس روز سے خلیفۃ المسیح کے غانا آنے کی خبر ہمیں ملی ہے، اسی روز سے ہم نے ایک کھیت میں کام کرنا شروع کر دیا تھا کہ ہم جیسے غریب اور بے سرمایہ لوگ خلیفۃ المسیح کے دیدار سے فیضیاب ہو سکیں اور اپنے سفر کے لئے محنت کر کے یہ پیسے کمائے ہیں۔ یہ آپ رکھ لیں اور ہمارے سفر پر خرچ کریں۔

(خطبہ جمعہ 9 مئی 2008ء بحوالہ خطبات مسرور جلد ششم صفحہ 187)

آپ لوگوں کو اس عرب بچی کی ویڈیو تو یاد ہوگی جس میں اس نے عرض کیا تھا کہ

It makes me very happy when I see you smile and I LOVE YOU

حضور اس بات سے مجھے بہت خوشی ہوتی ہے کہ جب آپ مسکراتے ہیں اور مجھے آپ سے محبت ہے اور پھر پیارے آقا کا مسکراہٹ کے ساتھ فرمانا

جزاک اللہ

OK ALLAH TALA BLESS YOU.

And I love you too !

اور وہ افرو امیریکن بچی بھی آپ کو یاد ہوگی جس نے صرف یہ کہا تھا کہ

HUZUR YOU ARE THE BEST MAN

اسی طرح کے واقعات کا ذکر حضور نے یوں فرمایا:

”بچے اس طرح بعض دفعہ دائیں بائیں سے نکل کے سیکیورٹی کو توڑتے ہوئے آ کے چمٹ جاتے تھے۔ وہ محبت تو اللہ تعالیٰ نے بچوں کے دل میں پیدا کی ہے، کسی کے کہنے پہ تو نہیں آ سکتے۔ اور پھر ان کے ماں باپ اور دوسرے ارد گرد لوگ جو اکٹھے ہوتے تھے ان کی محبت بھی دیکھنے والی ہوتی تھی۔ پھر اس بچے کو اس لئے وہ پیار کرتے تھے کہ تم خلیفہ وقت سے چمٹ کے اور اس سے پیار لے کر آئے ہو۔ یہ سب باتیں احمدیت کی سچائی کی دلیل ہیں۔ اگر کسی کی نظر ہو دیکھنے کی تبھی دیکھ سکتا

ہے۔(خطبہ جمعہ 21 مئی 2004ء)

مبارک وہ حقیقت جان لی جس نے خلافت کی
مبارک وہ قیادت مان لی جس نے خلافت کی
مبارک وہ جو پیوستہ خلافت کے شجر سے ہے
کہ وہ محفوظ ہر خوف وخطر، ہر فتنہ گر سے ہے

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 29 مئی 2020 میں احباب جماعت کا خلیفۃ المسیح کے ساتھ تعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''خلافت کے ساتھ افرادِ جماعت کا جو تعلق ہے جس میں پرانے احمدی بھی شامل ہیں اور نئے آنے والے بھی، نوجوان بھی اور بچے بھی، مرد بھی اور عورتیں بھی، دور دراز رہنے والے احمدی بھی جنہوں نے کبھی خلیفۂ وقت کو دیکھا بھی نہیں ہے سب شامل ہیں لیکن یہ سب لوگ جو ہیں اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں اور بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خلیفۂ وقت کا پیغام پہنچے تو اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ محبت اور تعلق کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے اور یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے کی فعلی شہادت ہیں اور جماعت کی ترقی بھی اس تعلق سے وابستہ ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا جو جماعت کو خلافت سے تعلق ہے اور خلیفۂ وقت کو جماعت سے ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ونصرت کا ثبوت ہے اور یہ صرف باتیں نہیں ہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں ایسے واقعات ہیں جہاں افرادِ جماعت اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر ان واقعات کو جمع کیا جائے تو بے شمار ضخیم جلدیں اس کی بن جائیں گی''۔

احمدی ماؤں اور بہنوں کی والہانہ محبت کا ذکر کریں تو یہ بھی لازوال داستانیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی خالہ حضرت صاحبزادی امتہ الباسط بیگم صاحبہ کے خلافت سے والہانہ عشق کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"اب جب اس دفعہ جلسہ پہ آئی ہوئی تھیں۔ بڑی کمزور تھیں اور ہلکا ہلکا بیماری کا اثر بھی چل رہا تھا۔ کسی نے کہا کہ آپ اب گھر آرام سے رہیں، دوبارہ نہ آئیں آپ کی صحت ٹھیک نہیں ہے۔ کہنے لگیں کہ میں تو خلیفہ وقت سے ملنے کے لئے آتی ہوں۔ اور جب تک ہمت ہے آتی رہوں گی۔

(خطبہ جمعہ یکم ستمبر 2006 بحوالہ خطبات مسرور جلد چہارم صفحہ 436)

آئیوری کوسٹ کی ایک خاتون حبیبہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے آئیں۔ وہ بڑی سخت بیمار تھیں۔ ۔۔۔۔۔ ان کے بھائی اور خاوند نے بتایا کہ جب اپنے گاؤں سے جلسے کے لئے چلی ہیں تو اپنے گھر والوں کو انہوں نے کہہ دیا کہ میں اپنی بیماری کے باوجود خلافت جوبلی کے جلسے میں شرکت کرنے جارہی ہوں اور ہوسکتا ہے کہ ملاقات کے بعد میں واپس نہ آؤں اور مجھے لگتا ہے کہ میں واپس نہیں آؤں گی اس لئے میری غلطیاں معاف کردو۔ وہ شدید بیمار تھیں اور وہاں آکر بیماری اور زیادہ بڑھ گئی۔ سفر کی تھکان بھی تھی۔ اسی بیماری کی حالت میں لمبا سفر اور گرمی کا سفر، بہرحال ان کی ملاقات ہوگئی تھی اور ایک دن کے بعد ان کی وفات ہوگئی، میں نے ان کا وہیں جنازہ پڑھایا اور وہ وہیں دفن بھی ہوئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

(خطبہ جمعہ 9 مئی 2008 بحوالہ خطبات مسرور جلد ششم صفحہ 187)

تنزانیہ کے دورہ کے دوران لجنہ کے خطاب کے دوران شدید بارش کے باوجود عورتیں اور بچے خاموشی سے بیٹھے رہے۔ افریقہ کے دور دراز ملک کے لوگ جن میں نومبائعین بھی تھے جو پہلی دفعہ جلسہ سننے کے لئے آئے تھے خاموشی سے بیٹھے رہے۔ مجال ہے جو کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار کیا ہو۔ کسی قسم کی گھبراہٹ کے بغیر انہوں نے ساری تقریر سنی

مسلسل بارش ہوتی رہی اور مختلف جگہوں سے مار کی پھٹتی رہی اور پانی ان کے اوپر گرتا رہا اور تھوڑا بہت بھی نہیں بلکہ شراٹے سے نیچے گرتا رہا لیکن عورتیں اور بچے خاموشی سے بیٹھے رہے۔

(خطبہ جمعہ 27 جولائی 2007 بحوالہ خطبات مسرور جلد پنجم صفحہ 308-309)

ان تمام عظیم خواتین کی خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اخلاص و وفا کے واقعات میں ایک پیارا واقعہ جو گویا ہمارے لئے مشعل راہ ہے کہ ہم نے بھی یہی کرنا ہے حضور نے یوں بیان فرمایا:

یوگنڈا میں ہی جب ہم اترے ہیں اور گاڑی باہر نکلی تو ایک عورت اپنے بچے کو اٹھائے ہوئے، دو اڑھائی سال کا بچہ تھا، ساتھ ساتھ دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ اس کی اپنی نظر میں بھی پہچان تھی، خلافت اور جماعت سے ایک تعلق نظر آ رہا تھا، وفا کا تعلق ظاہر ہو رہا تھا۔ اور بچے کی میری طرف توجہ نہیں تھی تھوڑی دیر بعد اس کا منہ اس طرف پھیرتی تھی کہ دیکھو اور کافی دور تک دوڑتی گئی۔ اتنا رش تھا کہ اس کو دھکے بھی لگتے رہے لیکن اس نے پرواہ نہیں کی۔ آخر جب بچے کی نظر پڑ گئی تو بچہ دیکھ کے مسکرایا۔ ہاتھ ہلایا۔ تب ماں کو چین آیا۔ تو بچے کے چہرے کی جو رونق اور مسکراہٹ تھی وہ بھی اس طرح تھی جیسے برسوں سے پہچانتا ہو۔ تو جب تک ایسی مائیں پیدا ہوتی رہیں گی جن کی گود میں خلافت سے محبت کرنے والے بچے پروان چڑھیں گے اس وقت تک خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ نہیں۔

ایک بزرگ عبداللطیف صاحب نے ہمیں بٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ کا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بڑے پیارے انداز میں ذکر کیا اور رو پڑے اور کہنے لگے کہ میری عمر اس وقت پینسٹھ سال سے زائد ہے۔ نامعلوم کس وقت بلاوا آ جائے۔ جب سے امام مہدی علیہ السلام کو قبول کیا ہے میرے دل میں یہی کسک اور تڑپ تھی کہ کاش میری زندگی میں امام مہدی اور ان کا خلیفہ میرے گھر میں بھی آئیں۔ آج میں اپنے آپ کو سب سے زیادہ خوش قسمت محسوس کر رہا ہوں۔ میری تمام مرادیں مجھے مل گئیں۔ امام مہدی بھی نظر آ گیا اور خلیفۃ المسیح بھی نظر آ گئے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(جلسہ سالانہ یو کے 2012ء کے دوسرے دن کا خطاب از الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 16 اگست 2013ء صفحہ 1)

اسی طرح قرغزستان کے ایک اور دوست تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہاں جلسہ پر مجھے عجیب نظارہ نظر آیا اور پھر انہوں نے بڑی محبت سے مجھے کہا کہ بڑے عرصے سے میں نے بیعت کی تھی اور کچھ سال پہلے میں حج کے لئے گیا تھا اور آب زمزم وہاں سے لے کے آیا تھا اور سوچا تھا کہ جب بھی خلیفہ وقت سے ملاقات ہوگی تو دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی محبت کا اظہار کیا اور وہ پانی مجھے دیا۔

(خطبہ جمعہ 5 جولائی 2013 بحوالہ خطبات مسرور جلد یازدہم صفحہ 385)

ایک صاحب پرانے احمدی جو فالج کی وجہ سے بہت بیمار تھے، ضد کر کے 50-40 کلومیٹر یا میل کا فاصلہ طے کر کے مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ اور فالج سے ان کے ہاتھ مڑ گئے تھے، ان مڑے ہوئے ہاتھوں سے اس مضبوطی سے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا کہ مجھے لگا کہ جس طرح شکنجے میں ہاتھ آ گیا ہے۔ کیا اتنا تردد کوئی دنیاداری کے لئے کرتا ہے۔۔۔۔ خلافت کے لئے لوگوں میں کس قدر اخلاص ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہی نیک عمل اور اخلاص جماعت احمدیہ میں ہمیشہ استحکام اور قیام خلافت کا باعث بنتا چلا جائے گا۔

(خطبہ جمعہ 27 مئی 2005 بحوالہ خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 315)

(جاری ہے)



احمدیہ انٹرنیشنل فٹ بال ٹورنامنٹ
2023

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور حضور انور رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں سے مجلس صحت یو کے اپنے پہلے احمدیہ انٹرنیشنل فٹ بال ٹورنامنٹ کی میزبانی کرنے میں کامیاب ہوئی جو کہ لندن میں 11 سے 14 مئی 2023 کو منعقد ہوا۔

اس ٹورنامنٹ کی تیاریاں جنوری میں شروع ہوئیں جب 36 ممالک کو دعوتی خطوط بھیجے گئے اور کچھ ممالک کو اسپانسر لیٹرز کے ذریعے مزید تعاون بھی کیا گیا تا کہ انہیں برطانیہ کے سفر کے لیے ویزا حاصل کرنے میں مدد مل سکے۔

انتظامی ٹیم درج ذیل احباب پر مشتمل تھی:-

مرزا عبدالرشید صاحب (صدر مجلس صحت یو کے)

مجیب احمد مرزا صاحب (سیکرٹری مجلس صحت یو کے)

لطف الرحمان صاحب (سیکرٹری ٹورنامنٹ کھلاڑیوں کی رجسٹریشن اور مالی امور کے ذمہ دار)

شہزاد نورالدین صافی صاحب (وائس چیئرمین فٹ بال کے تمام پہلوؤں کے ذمہ دار)

صباحت احمد بشارت صاحب (وائس چیئرمین ٹرانسپورٹ کے ذمہ دار)

رضا احمد صاحب (وائس چیئرمین-تمام سیشنز کے ذمہ دار)

زوار بٹ صاحب (وائس چیئرمین-مہمان نوازی کے ذمہ دار)

سفیر زرتشت صاحب (وائس چیئرمین - نماز کے انتظامات اور سوشل میڈیا کے ذمہ دار)



عاطف خلیل صاحب (نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ یو کے)
اشفاق خان صاحب (نمائندہ مجلس انصاراللہ یو کے)

ٹورنامنٹ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے ٹیم نے تندہی سے کام کیا اور بہت محنت کی۔

ٹورنامنٹ کا آغاز 11 مئی کو بروز جمعرات افتتاحی تقریب سے ہوا، جس کے بعد ٹورنامنٹ میں آنے والی ٹیموں کے استقبال کے لیے خصوصی عشائیہ دیا گیا۔ افتتاحی تقریب کی صدارت محترم امیر صاحب یو کے نے کی۔ اس سیشن میں قرعہ اندازی کے ذریعے گروپ فارمیشن کا فیصلہ بھی کیا گیا۔ مجموعی طور پر 12 ممالک کی نمائندگی کی گئی تھی، اور ٹورنامنٹ میں 19 ٹیموں نے حصہ لیا تھا جس میں 1400 منٹ سے زیادہ کا فٹ بال کھیلا گیا تھا، اور ٹورنامنٹ کے لیے 396 کھلاڑی رجسٹر کیے گئے تھے۔ ٹیموں کے نام درج ذیل ہیں:-

سپین	آئرلینڈ	فضل عمر یو کے	الفرقان یو کے
سویڈن	جامعہ کینیڈا	فرانس	آسٹریلیا
یو کے	جامعہ جرمنی	جرمنی A	بیلجیم
یو ایس اے	جامعہ یو کے	جرمنی B	کینیڈا A
	PAAMA سٹارز	ہالینڈ	کینیڈا B

جمعہ اور ہفتہ کی شام تک گروپ میچز ہوئے جو کہ مجموعی طور پر 30 تھے جس کے بعد ناک آؤٹ مرحلہ شروع ہوا جس میں سات میچز ہوئے جن میں فائنل بھی شامل ہے جو اتوار کو اسلام آباد کے ساتھ واقع ویورلی سکول میں ہوا۔

ناک آؤٹ مرحلے کے نتائج درج ذیل ہیں:-

جرمنی نے پنلٹیز پر 5-4 سے ٹورنامنٹ جیتا تھا۔
اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ ہر کسی کو فکسچر اور اسکور کے ساتھ اپ ٹو ڈیٹ رکھا جائے، منتظمین نے سب کو باخبر رکھنے کے لیے ایک آن لائن ایپ کا استعمال کیا۔

https://www.tournifyapp.com/live/aift//

ٹورنامنٹ کے دوران جمعہ کے خصوصی انتظامات کیے گئے تھے جہاں چند ٹیموں کو اسلام آباد بھیجا گیا تا کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیچھے جمعہ ادا کریں اور باقی ٹیموں نے اسپورٹس سنٹر میں جمعہ ادا کیا جہاں حضور کا لائیو خطبہ سننے کے انتظامات کیے گئے تھے۔
ٹورنامنٹ کے دوران کھلاڑیوں کو جامعہ یو کے کانووکیشن کے موقع پر

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سننے کا موقع بھی ملا۔
فائنل میچ اتوار کی سہ پہر کو ہوا اور اسے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے تعاون سے یوٹیوب مجلس صحت کے صفحے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ میچ کو اب تک مجموعی طور پر 9ہزار افراد دیکھ چکے ہیں۔

ٹورنامنٹ کی خاص بات پیارے حضور انور کے ساتھ ٹیم کی تصاویر لینے کا بابرکت موقع تھا، جو اسلام آباد میں فائنل کے بعد ہوا تھا۔
اسلام آباد میں نماز عصر کے بعد آخری نشست ہوئی۔ اس ٹورنامنٹ کے نتائج کچھ یوں رہے:-

1. فیئر پلے ایوارڈ جرمنی بی کو دیا گیا۔
2. ٹورنامنٹ کا نوجوان کھلاڑی جرمنی A سے Dauda Njie کو گیا۔
3. UK کے عمر بھٹی کو گولڈن گلوو سے نوازا گیا۔
4. گولڈن بوٹ فرانس کے بیلا ربی جبریل کے پاس گیا۔
5. پلیئر آف دی ٹورنامنٹ کا ایوارڈ حامد عمر نواز کو ملا
6. رنر اپ یوکے تھا۔
7. پہلے احمدیہ انٹرنیشنل ٹورنامنٹ کا فاتح جرمنی اے تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’یہ فریضہ تمام قوم میں مشترک ہے اور سب پر لازم ہے کہ اس پُر خطر اور پُر فتنہ زمانہ میں کہ جو ایمان کے ایک نازک رشتہ کو جو خدا اور اس کے بندے میں ہونا چاہئے بڑے زور و شور کے ساتھ جھٹکے دے کر ہلا رہا ہے اپنے اپنے حسن خاتمہ کی فکر کریں اور وہ اعمال صالحہ جن پر نجات کا انحصار ہے اپنے پیارے مالوں کے فدا کرنے اور پیارے وقتوں کو خدمت میں لگانے سے حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کے اس غیر متبدّل اور مستحکم قانون سے ڈریں جو وہ اپنے کلام عزیز میں فرماتا ہے۔ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (آل عمران:93) یعنی تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز پا نہیں سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں‘‘۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 38-73)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ غربا کا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ باوجودیکہ یہ غربا کی جماعت ہے تاہم میں دیکھتا ہوں کہ ان میں صدق ہے اور ہمدردی ہے اور وہ اسلام کی ضروریات سمجھ کر حتی المقدور اس کے لئے خرچ کرنے سے فرق نہیں کرتے۔‘‘

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 25۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’مَیں دیکھتا ہوں کہ صدہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں شامل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس بھی ہوتا ہے۔ مشکل سے چادر یا پاجامہ بھی ان کو میسر آتا ہے۔ ان کی کوئی جائیداد نہیں مگر ان کے لاانتہا اخلاص اور ارادت سے، محبت اور وفا سے طبیعت میں ایک حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دہم صفحہ 306۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)



12 واں ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ

پیر 29 مئی 2023 کو مجلس صحت یو کے کے زیر اہتمام 14 ممالک پر مشتمل 12 ویں بین الاقوامی مسرور T20 کرکٹ ٹورنامنٹ کے لیے دنیا بھر سے 20 ٹیمیں لندن آئیں، اس ٹورنامنٹ میں 55 میچز ہوئے تھے، جو لندن کے 4 مقامات پر کھیلے گئے جن میں سے 2 بالکل نئے گراؤنڈ شامل تھے۔ یعنی بارنز اور چیسوک کے میدان۔ آخری دن کا کھیل 3 جون 2023 بروز ہفتہ ایبی ریکریشن گراؤنڈ اور نرسری روڈ پلیئنگ فیلڈ میں ہوا۔

اس ٹورنامنٹ کا آغاز جماعت احمدیہ مسلمہ کے عالمی سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2009 میں خلافت احمدیہ کی صد سالہ تقریبات کی مناسبت سے کیا تھا۔

اس ٹورنامنٹ کی تیاریاں جنوری میں شروع ہوئیں جب 36 ممالک کو دعوتی خطوط بھیجے گئے اور کچھ ممالک کو اسپانسر لیٹرز کے ذریعے مزید تعاون بھی کیا گیا تا کہ انہیں برطانیہ کے سفر کے لیے ویزا حاصل کرنے میں مدد مل سکے۔

انتظامی ٹیم درج ذیل پر مشتمل تھی:-

مرزا عبدالرشید صاحب (صدر مجلس صحت یو کے اور چیئر مین ٹورنامنٹ)

مجیب احمد مرزا صاحب (سیکرٹری مجلس صحت یو کے)

فہیم احمد بٹ صاحب (سیکرٹری ٹورنامنٹ انتظامیہ)

لطف الرحمان صاحب (ایڈیشنل سیکرٹری ٹورنامنٹ ڈیٹا اینڈ فنانس مینجمنٹ)



ظہیر احمد جتوئی صاحب (وائس چیئر مین ہاسپیٹلٹی مینجمنٹ)

مرزا عبدالباسط صاحب (وائس چیئر مین رسمی اجلاس)

مرزا حفیظ صاحب (وائس چیئر مین امیر صاحب دفتر رابطہ)

لئیق احمد صاحب (وائس چیئر مین ضیافت)

رانا عرفان صاحب (وائس چیئر مین گراؤنڈز بکنگ، فکسچر)

رانا مسعود صاحب (وائس چیئر مین گراؤنڈز آلات کی فراہمی، ابتدائی طبی امداد، نمائش)

ظفر ہندل صاحب (وائس چیئر مین گراؤنڈز کی نگرانی)

صباحت بشارت صاحب (وائس چیئر مین ٹرانسپورٹ مینجمنٹ)

سیف اللہ سلیم صاحب (وائس چیئر مین کرکٹ اسکورنگ مینجمنٹ)

عبدالقدوس صاحب (وائس چیئر مین گراؤنڈز فوڈ سپلائی اینڈ ریفریشمنٹ)

فرید ڈوگر صاحب (وائس چیئر مین لائیو سٹریمنگ، فوٹوگرافی، رننگ کمنٹری)

زوار بٹ صاحب (وائس چیئر مین بیت الفتوح)

رضا احمد صاحب (وائس چیئر مین-حضور سیشنز)

عاطف خلیل صاحب (وائس چیئر مین ایم کے اے کلیدی مین پاور)

اشفاق خان صاحب (وائس چیئر مین انصار اللہ- کھانے کی خدمت اور دیگر)

ملک وسیم احمد صاحب (نائب امیر یو ایس اے) چیئر مین ٹیکنیکل کمیٹی

خالد احمد صاحب (صدر کرکٹ مجلس صحت یو کے)

ٹورنامنٹ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے انتظامیہ کی ٹیم نے تندہی اور محنت سے کام کیا۔

ٹورنامنٹ کا افتتاح 29 مئی 2023 کو ہوا جس کے بعد ٹورنامنٹ میں ٹیموں کے استقبال کے لیے خصوصی عشائیہ دیا گیا۔ افتتاحی تقریب کی صدارت محترم امیر صاحب جماعت یو کے نے کی۔ اس سیشن میں ٹورنامنٹ کی گروپ فارمیشن دلچسپی کا باعث رہی۔ گروپ اور حصہ لینے والی ٹیمیں درج ذیل ہیں:

پہلے دن لندن کے مختلف مقامات پر کل 16 فکسچر میچ کھیلے گئے، جس میں مورڈن، چسوک اور بارنس چار گروپوں کے درمیان کھیلے جانے

والے میچوں کے مقام تھے، جس میں ہر گروپ میں پانچ ٹیمیں اپنے ابتدائی گروپ مرحلے کے میچوں میں اس کا مقابلہ کر رہی تھیں۔ منتظمین اللہ تعالیٰ کے شکر گزار رہے کہ دن بھر دھوپ کے ساتھ موسم خوبصورتی سے برقرار رہا اور بارش کا شاید ہی کوئی نشان تھا۔ اجتماعی دعاؤں کی برکت کے ساتھ دن بھر کرکٹ کھیلی گئی اور شرکاء لطف اندوز ہوتے رہے۔

مجلس صحت برطانیہ نے اس بات کو یقینی بنایا کہ کرکٹ کے علاوہ ٹورنامنٹ کے روحانی جوہر کو برقرار رکھا جائے، اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ برطانیہ میں ہونے والے اس ٹورنامنٹ میں شرکت کرنے والی ٹیمیں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔ اس سال ٹورنامنٹ کے دوران جمعہ کے دن کو مختص کیا گیا تھا کہ تمام ٹیمیں حضور کے پیچھے نماز جمعہ ادا کر سکیں۔ اس سے کھلاڑیوں کو اپنی جمعۃ المبارک کی نماز مکمل طور پر ذہنی سکون کے ساتھ ادا کرنے کی سعادت ملی۔

جمعہ کی شام کو کھلاڑیوں کو محترم مبارک صدیقی صاحب کی دلکش شاعری سننے کا موقعہ بھی ملا جو ہلے پھلکے انداز میں زندگی کی حقیقتوں کا بڑے خوبصورت انداز میں دل موہ لینے والے انداز میں بیان کرتے ہیں۔

T20 کی تیز ترین کرکٹ کے 4 دنوں کے دوران، 14 ممالک کی نمائندگی کرنے والی 21 ٹیموں نے احمدیہ مسلم کمیونٹی کی T20 کرکٹ کے چیمپئن بننے کی کوشش میں لندن کے مختلف مقامات پر چار گروپوں کے درمیان آپس میں مقابلہ کیا۔ کھلاڑیوں اور ان کی انتظامیہ کی دلیرانہ کوششوں سے، برطانیہ اور امریکہ کی دو 2 ٹیموں، کینیڈا، جرمنی، آسٹریلیا اور عمیر الیون نے کپ کے ناک آؤٹ راؤنڈ کی طرف پیش قدمی کی۔

کوارٹر فائنلز یکم جون بروز جمعرات کھیلے گئے، جس میں برطانیہ فرسٹ الیون، کینیڈا، جرمنی اور آسٹریلیا نے ٹورنامنٹ کے سیمی فائنلز میں جگہ بنائی۔

پورے ٹورنامنٹ میں کھیلی جانے والی کرکٹ کا معیار غیر معمولی طور پر بلند تھا، کیونکہ سیمی فائنل میں آگے بڑھنے والی ٹیموں کے پاس مکمل تجربہ کار کرکٹرز تھے جنہوں نے اپنے ملک میں اعلیٰ درجے کی کرکٹ کھیلنے کے فن کا مظاہرہ کیا، کچھ نے پیشہ ورانہ معیاری کرکٹ کے معیار کا کھیل پیش کیا۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ رفیع احمد (بہاولپور اور لاہور قلندرز اکیڈمی)، یاسر محمود (کینیڈا انڈر 19)، ذوالفقار صلاح الدین (ویسٹرن آسٹریلیا بی بی ایل) اور منیب مبشر (سندھ، بہاولپور) اس ٹورنامنٹ کا حصہ تھے۔ تمام چار اعلیٰ کوالیفائنگ ٹیموں کے پاس کرکٹرز کا ایک اسکواڈ تھا اور سبھی نے اعلیٰ معیاری کرکٹ کھیلی۔ یہ تجربہ، اعلیٰ فٹنس لیولز اور ذہنی مضبوطی کا امتزاج تھا جس نے ان ٹیموں کو اس قابل بنایا کہ وہ اس باوقار بین الاقوامی T20 ٹورنامنٹ کی آخری ٹیموں 4 میں پہنچ سکیں جسے انٹرنیشنل مسرور T20 کرکٹ ٹورنامنٹ کہا جاتا ہے!

گرینڈ فائنل

(برطانیہ بمقابلہ جرمنی)

ٹورنامنٹ کی دو بہترین ٹیمیں اب ٹورنامنٹ کے فائنل میں اب ایک دوسرے کے مدمقابل تھیں۔ جرمنی نے ٹاس جیتا اور اس کے کپتان مدثر محمد کو پہلے بلے بازی کرنے کا انتخاب کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں تھی، اور نقطۂ نظر یہ تھا کہ سکور بورڈ پر رنز بڑھتے رہیں۔

مہمان ٹیم کے لیے آغاز مثالی تھا، کیونکہ اوپنر ذیشان احمد بلوچ نے سنجیدہ ارادے کے ساتھ 14 میں 30 رنز (اسٹرائیک ریٹ 214) اور چار بلند و بالا چھکے مار کر برطانیہ کے گیند بازوں کو حیران کر دیا اور کپتان

شاکر احمد کو سوچنے کے لیے مجبور کر دیا۔ پاور پلے کے بعد، برطانیہ کے باؤلرز کھیل کے پلڑے کو اپنی طرف جھکانے میں کامیاب رہے، تجربہ کار مہم جو عبدالقادر نے اچھے اسپیل کے ساتھ شاندار 24 گیندیں کیں جن کے دوران 12 ڈاٹ بالز کروائے اور صرف 16 رنز کے عوض 3 بڑی اہم جرمن وکٹیں حاصل کرنے میں کامیابی سمیٹی۔ طیب گورایا (23 پر 32) اور فیصل بن مبشر (38 پر 42*) کی ٹھوس پارٹنرشپ اور جرمن لوئر آرڈر کی چھوٹی مگر پراثر اننگز نے مہمان ٹیم کو 20 اوورز میں 180-7 کا مضبوط ٹوٹل بنانے میں مدد کی۔

جرمن اوپنرز کی طرح، برطانیہ کی ٹیم نے بھی اپنے پہلے 6 اوورز میں 57-1 کے اسکور پر اچھا کھیل پیش کیا، اوپنر رافع احمد اور وکٹ کیپر/بیٹسمین ہراول وسام نے پارک کے چاروں طرف شاندار کرکٹ شاٹس کھیلے اور کوئی غیر ضروری رسک نہیں لیا۔ 4.9 اوورز میں 82-1 کے سکور کے ساتھ، برطانیہ کی ٹیم کریز پر دو سیٹ بلے بازوں کے ساتھ ٹوٹل کا تعاقب کر رہی تھی۔

جرمن باؤلرز نے باؤلنگ میں کامیاب نہ ہونے پر اچانک فائدہ اٹھایا اور بڑی پھرتی سے میچ کے کامیاب اور انفارم بلے باز رافع احمد کو رن آؤٹ کر دیا جو نان سٹرائیکر انڈ پر رن آؤٹ ہوئے۔

رافع احمد (28 پر 31) کو جانا پڑا اور برطانیہ کی ٹیم کو اپنے پریمیئر بلے باز کے بغیر آخری 100 رنز کا تعاقب کرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ جلد ہی ہراول وسام (37 پر 46) بھی تیسرے رن کے حصول میں رن آؤٹ ہو گئے۔ مطلوبہ رن ریٹ کے بڑھنے کے ساتھ، برطانیہ کی آخری امید خطرناک پاور ہٹر صفوان منظور تھے، جنہیں ان کی اننگز کے آغاز میں ہی باؤنڈری پر کیچ ڈراپ کر کے موقع دیا گیا۔ یہ ڈراپ کیچ بہت مہنگا ثابت ہو سکتا تھا، کیوں کہ صفوان نے کلین اسٹرائیکس کے ساتھ 4 اونچے چھکے لگا کر گویا کھیل کو جلد ختم کرنے کی دھمکی دی تھی اور ٹوٹل کے حصول کی دوڑ میں کھیل کا پلڑا برطانیہ کے حق میں جھکا لیا تھا۔ جرمنی کے لیے یہ ناصر بسرا پر تجربہ کامیاب رہا جس نے صفوان بینگ کو اسٹمپ کے سامنے آؤٹ کروا دیا تاکہ برطانیہ کے تعاقب کو ایک ناقابل برداشت دھچکا لگے۔ صفوان 17 گیندوں پر 34 رنز بنا کر پویلین لوٹے، اور یوں پیسر شمس الزمان نے خطرناک بولنگ کرتے ہوئے برطانیہ کا ٹوٹل تک پہنچنے کا موقع ختم کیا۔ شمس نے اپنے دو اوورز میں 8 رنز کے عوض 3 وکٹیں لے کر جرمنی کی اننگز کو ختم کر دیا اور برطانیہ کی ٹیم 18.4 اوورز میں 148 رنز پر ڈھیر ہو گئی۔ 32 رنز کی زبردست جیت کا مطلب یہ تھا کہ جرمنی کی ٹیم جو مسرور انٹرنیشنل کرکٹ ٹورنامنٹ کی افتتاحی فاتح تھی، اس ٹیم نے 11 سال کے وقفے کے بعد ایک بار پھر ٹورنامنٹ کی دوبارہ عالمی چیمپئن بننے کے لیے ٹرافی اٹھالی۔

اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ ہر کسی کو فکسچر اور اسکورز کے ساتھ اپ ٹو ڈیٹ رکھا جائے، منتظمین نے ہر کسی کو باخبر رکھنے کے لیے ایک آن لائن اسکورنگ ایپ کا استعمال کیا۔

فائنل سیشن محترم امیر صاحب جماعت یوکے کی زیر صدارت فائنل میچ کے فوراً بعد ہوا۔ انفرادی اور ٹیموں کی کارکردگی درج ذیل تھی:

- مین آف دی پلیٹ فائنل میچ: شکور احمد (کینیڈا اے)
- تیسری پوزیشن کا مین آف دی میچ: اسد وسیم (آسٹریلیا)
- مین آف دی فائنل میچ: شمس الزمان (جرمنی)

ٹورنامنٹ کا بہترین بلے باز: ذوالفقار صلاح الدین بٹ (آسٹریلیا) نے مجموعی طور پر 384 رنز بنائے اور ان کا سب سے زیادہ 155 ناٹ آؤٹ رہا۔

ٹورنامنٹ کا بہترین باؤلر: عثمان طاہر (برطانیہ) نے مجموعی طور پر

15 وکٹیں حاصل کیں۔

ٹورنامنٹ کا بہترین فیلڈر: رافع احمد (برطانیہ) اس نے 8 کیچ اور 1 بالواسطہ رن آؤٹ کیا۔

ٹورنامنٹ کا بہترین وکٹ کیپر: حسنان کبیر (جرمنی) اس نے 5 وکٹ کیپر کیچز، 1 اسٹمپ اور 2 رن آؤٹ کئے۔

ٹورنامنٹ کا تجربہ کار کھلاڑی: سید انوار احمد (ناروے) وہ 67 سالہ ٹورنامنٹ کے سینئر ترین کھلاڑی ہیں اور انہوں نے اس ٹورنامنٹ میں 7 وکٹیں حاصل کیں۔

پلیئر آف دی ٹورنامنٹ: رافع احمد (برطانیہ) نے 303 رنز بنائے اور 14 وکٹیں اور 8 کیچز لیے۔

پانچویں پوزیشن: AMJ XI

چوتھی پوزیشن: کینیڈا (A)

تیسری پوزیشن: آسٹریلیا

رنرز اپ: یونائیٹڈ کنگڈم

چیمپئنز: جرمنی

آخر میں اس سال کے ٹورنامنٹ کے شرکاء کو 4 جون 2023 بروز اتوار بعد نماز ظہر اور ظہر کے کھانے کے بعد پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر کھنچوانے کا بابرکت موقع ملا۔

''روشنی کے وارث بنو، نہ کہ تاریکی کے عاشق،
تا تم شیطان کی گزرگاہوں سے امن میں آجاؤ''

(حضرت مسیح موعودؑ، کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹، صفحہ ۴۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

'' چندے کی ابتدا اس سلسلہ سے ہی نہیں ہے بلکہ مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانہ میں بھی چندے جمع کئے گئے تھے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو تمام گھر کا مال لا کر سامنے رکھ دیا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ حسب مقدور کچھ دینا چاہئے اور آپ کی منشاء تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کس قدر لاتا ہے''۔

فرمایا ''ایک آدمی سے کچھ نہیں ہوتا جمہوری امداد میں برکت ہوا کرتی ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر ہی چلتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتیں زور سے ٹیکس وغیرہ لگا کر وصول کرتے ہیں اور یہاں ہم رضا اور ارادہ پر چھوڑتے ہیں۔ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 361 مطبوعہ ربوہ)



اٹلی سے تعلق رکھنے والے لجنہ ممبران کی حضرت امیر المؤمنین کے ساتھ ورچوئل میٹنگ کا اعزاز

14 مئی 2023 کو احمدیہ مسلم کمیونٹی کے عالمی سربراہ، پانچویں خلیفہ ،حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ اٹلی (احمدیہ مسلم خواتین کی تنظیم) کے اراکین کے ساتھ ایک ورچوئل آن لائن میٹنگ کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام آباد،ٹلفورڈ میں ایم ٹی اے اسٹوڈیوز سے اجلاس کی صدارت کی، جب کہ عاملہ کے اراکین نے اٹلی کے شہر بولوگنا کے کیسیل میں سان پیٹرو میں بیت التوحید سے عملی طور پر اجلاس میں شرکت کی۔

تلاوت کلام پاک سے شروع ہونے والے باقاعدہ اجلاس کے بعد حاضرین کو مختلف مسائل پر سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔

حاضرین میں سے ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شوہر اور بیوی کے تعلقات کے بارے میں پوچھا کہ اس کا بچوں پر کیا اثر پڑتا ہے۔

حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب آپ کی شادی ہوتی ہے، تو زیادہ تر مرد - اور بعض اوقات خواتین بھی - وہ بھول جاتے ہیں کہ انھوں نے دوسری پارٹی سے کیا وعدہ کیا تھا۔ لہذا، آپ کو ہمیشہ یہ سمجھنا چاہیے کہ اب آپ کی زندگی آپ کے لیے نہیں ہے۔ اب آپ کے کندھوں پر کچھ اور زندگیوں (بچوں) کی

ذمہ داری ہے اور آپ کو ان کی پرورش اس طریقے سے کرنی ہے جو اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہو۔ اور اگر آپ ایک دوسرے کا احترام نہیں کر رہے، آپ اسلام کی تعلیم پر عمل نہیں کر رہے، آپ اپنے فرائض کو ادا نہیں کر رہے جو آپ پر اللہ تعالیٰ کے واجب ہیں، آپ اللہ رب العزت کے احکام پر عمل نہیں کر رہے، آپ اچھے اخلاق کا مظاہرہ نہیں کر رہے ہیں۔ تو اس سے آپ کی آنے والی نسل کو نقصان پہنچے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا:

اپنی ذات کو ترجیح دینے کے بجائے، آپ کو اپنے مسائل کو خوش اسلوبی سے حل کرنا چاہیے تاکہ آپ کے بچے بھی آپ سے یہ سبق سیکھیں کہ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرنا چاہیے۔ اس طرح ان کی پرورش اس طریقے سے ہوگی جو خالصۃً اسلامی طریقہ ہے...... یہ ایک دوسرے کا احترام کرنے کا معاملہ ہے۔ لہٰذا اگر میاں بیوی دونوں اپنے فرائض کا احساس کریں تو ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ وہ یہ سمجھیں کہ وہ دوسرے سے برتر ہیں۔

اس کے بعد ایک حاضرین میں سے ایک نے اظہار خیال کیا کہ اس نے سنا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ وہ سونے سے پہلے اپنے تصور میں ہر اس ملک کا دورہ کرتے ہیں جہاں احمدی مسلمان رہتے ہیں اور ان کے لیے دعا کرتے ہیں۔ انہوں نے استفسار کیا کہ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اٹلی کے بارے میں غور و فکر کر رہے ہوتے ہیں تو آپ کے ذہن میں کیا آتا ہے؟

حضور انور حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پیار سے جواب دیا:

میں اٹلی کے لیے اسی طرح دعا کرتا ہوں جیسے میں ان سب کے لیے دعا کرتا ہوں جب میں ان کا دورہ کرتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اٹلی کے احمدی مسلمانوں کو اپنی حفاظت میں رکھے، انہیں ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور وہ رات کو سکون سے سو سکیں اور صبح کو تازہ دم ہو کر بیدار ہوں۔ اور یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کریں اور نیک کاموں میں سبقت کرنے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ اس لیے مختلف دعائیں ہیں جو میں کرتا ہوں اور آپ کے لیے بھی کرتا ہوں۔

اس کے بعد، حاضرین میں سے ایک اور نے وقف نو (دین کی خاطر زندگی وقف کرنے کی ایک اسکیم) کا رکن نہ ہونے کے باوجود، اپنی زندگی دین کے لیے وقف کر کے جماعت کی خدمت کرنے کے لیے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مشورہ طلب کیا۔ اس نے پوچھا کہ وہ خلافت کے لیے ”آنکھوں کی ٹھنڈک“ کیسے بن سکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے اعلیٰ مقاصد کے لیے ان کی تعریف کی اور ان لوگوں کی بہت سی مثالیں پیش کیں جنہوں نے جماعت کی بڑی خدمت کی لیکن وہ ابھی تک وقف نو سکیم کا حصہ نہیں بنیں، جیسے کہ وہ خواتین جنہوں نے دین کی خاطر اپنی زندگی پیدائش کے بعد میں وقف کی اور جماعت کے اسکولوں میں پڑھایا اور افریقہ میں دیگر جماعتی منصوبوں میں حصہ لیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک واقف زندگی کے طور پر اپنے کردار کو نبھانے کے بارے میں مزید رہنمائی فرمائی اور لجنہ کے ارکان پر زور دیا کہ وہ احمدیت کی تبلیغ کریں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات پر عمل کریں، اور قرآن پاک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مقدسہ کے بارے میں جانیں۔

اس بارے میں بات کرتے ہوئے کہ خلیفہ وقت کو کس امر سے خوشی ہوگی، حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب خلیفہ وقت کو آپ کے اچھے کاموں سے آگاہ کیا جاتا ہے تو وہ خوشی سے بھر جاتا ہے۔ نتیجۃً، وہ آپ کے لیے دعا کرتا ہے اور درحقیقت

اسی کو ''آنکھوں کی ٹھنڈک'' سمجھا جاتا ہے۔

حاضرین میں سے ایک اور نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھا کہ کیا غیر احمدی دوست رکھنا جائز ہے اور اگر ایسا ہے تو اسلام کا پیغام ان تک پہنچاتے وقت ان کا طرز عمل کیسا ہونا چاہیے؟

حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواب دیا:

''اگر تم غیر مسلموں سے دوستی نہیں کرو گے تو پھر انہیں اسلام کی پر امن تعلیمات کے بارے میں کیسے بتاؤ گے؟ ظاہر ہے کہ آپ کو غیر مسلموں اور مسلمانوں میں سے دوستی کرنی پڑے گی۔ اور پھر، اگر آپ ایک باعمل مسلمان ہیں، آپ اسلام کی تعلیمات پر عمل کر رہے ہیں، آپ اپنی پنجگانہ نمازیں ادا کر رہے ہیں اور گفتگو کے دوران آپ انہیں بتاتے ہیں کہ قرآن کریم عورتوں کے حقوق کے بارے میں کیا کہتا ہے، دوسروں کے حقوق کے بارے میں، پھر اس سے ان تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی راہیں کھلیں گی۔

لجنہ کی ایک رکن نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھا کہ اگر ایک شادی شدہ جوڑے میں طلاق ہو رہی ہے تو کیا وہ اپنے بچوں کو اپنا فیصلہ بتائیں؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواب دیا:

''بچے بہت ہوشیار ہوتے ہیں۔ وہ پہلے ہی جانتے ہیں کہ ان کی ماں اور باپ کے درمیان تنازعہ ہے۔ لہٰذا اگر آپ طلاق کا کوئی فیصلہ کرتے ہیں تو اگر بچے آپ سے اس کی وجہ پوچھیں تو آپ انہیں سمجھائیں کہ یہی وجہ ہے اور انہیں بتانے میں کوئی حرج نہیں۔ وہ سمجھدار ہیں، سمجھتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ماں باپ دونوں کو یہ بتانا چاہیے کہ اگرچہ ہماری طلاق ہونے والی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ تم اپنے والدین میں سے ہر ایک کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔''

اس کے بعد حاضرین نے شادی کے حوالے سے فالو اپ سوال کیا۔ انہوں نے استفسار کیا کہ کیا عورت کے لیے خود کو شادی میں برابر کا شریک سمجھنا درست ہے اور بتایا کہ کس طرح کچھ مرد خود کو عورتوں پر برتر گمان کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس معاملے کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

''یہ بالکل درست ہے کہ جہاں تک آپ کے حقوق، آپ کی آزادی کا تعلق ہے آپ برابر کے شریک ہیں۔ آپ کو مساوی حقوق حاصل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلام نے شوہر اور بیوی دونوں کے لیے کچھ ذمہ داریاں تفویض کی ہیں۔ شوہر گھر کے معاملات چلانے کا ذمہ دار ہے اور اسے گھر کی روزی روٹی مہیا کرنی چاہیے۔

اگر عورت کام کر رہی ہے تو شوہر اسے یہ نہ کہے کہ تم کام کر رہی ہو اس لیے تمہیں بھی گھر کے روزمرہ کے اخراجات میں حصہ لینا چاہیے جیسا کہ میں خرچ کرتا ہوں۔ یہ شوہر کی ذمہ داری ہے۔ عورت جو پیسہ کماتی ہے، اگر وہ اس رقم کو گھر، بچوں، سہولیات پر خرچ کرنا چاہتی ہے، تو یہ اس کی اپنی صوابدید پر ہے۔''

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا:

عورت اپنے گھریلو معاملات کو اسلام کی تعلیمات کے مطابق رکھنے کی ذمہ دار ہے...... آپ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کریں، اپنے بچوں کی بہترین تربیت کریں۔ جب وہ اسکول سے آتے ہیں تو انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ان کی والدہ گھر پر ہے، وہ مجھے خوش آمدید کہے گی، وہ میرا استقبال کرے گی اور وہ میرے لیے کھانا بنائے گی اور وہ تمام ضروری کام کرے گی جو میری نشوونما اور تربیت کے لئے ضروری ہیں۔ پھر اگر تم دونوں اپنے اپنے فرائض یعنی شوہر کو اس کے فرائض اور بیوی کو اس کے فرائض کا احساس ہو تو پھر کوئی تنازعہ نہیں ہونا چاہئے۔ آپ کے گھریلو معاملات بہترین انداز میں اور خوش اسلوبی سے

چلیں گے۔"

لجنہ کی ایک رکن نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ بھی پوچھا کہ وہ ان لوگوں کی مدد کیسے کر سکتے ہیں جو اپنی جنس میں راحت محسوس نہیں کرتے، بشمول وہ لوگ جو جنس کی تبدیلی کی سرجری کا سہارا لیتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض اوقات جب ایک بچہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے بہن بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ مختلف سلوک کیا جا رہا ہے، تو بعض اوقات اس کے ذہن میں اس قسم کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ، کبھی کبھی، وہ باہر کی دنیا سے، اسکول کے ماحول سے اور کبھی استاد کی طرف سے صنف کے بارے میں دیے گئے لیکچر سے متاثر ہوتے ہیں۔ لہذا، ان پر ایک بیرونی اثر ہے جو ان کے احساسات، ان کے جذبات کو متاثر کرتا ہے، اور اسی وجہ سے وہ اپنی جنس تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر ہم اپنی جنس کو تبدیل کرتے ہیں، تو اس طرح ہماری زیادہ تعریف اور عزت کی جائے گی۔ تو یہ ایک نفسیاتی معاملہ ہے۔ اگر وہ چاہیں تو ان کا نفسیاتی جائزہ لیا جائے۔ لیکن آج کل، یہ بہت مشکل ہے۔ یہ فیصلہ کرنے والے جب پندرہ سولہ سال کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں تو بہت ضدی ہو جاتے ہیں اور جب فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ایسے ہی رہیں گے تو کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ لہٰذا، ہم انہیں صرف دعا اور نصیحت کر سکتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پھر والدین کی ذمہ داری پر روشنی ڈالی اور فرمایا:

یہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ احترام سے پیش آئیں اور بچپن ہی سے ہر ایک بچے کا احترام کریں اور انہیں دینی تعلیمات کی تلقین کرتے رہیں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وصیت کا ایک نظام ہے۔ یہ وصیت کا چندہ ایک ایسا چندہ ہے جو نظام وصیت کے جاری ہونے کے ساتھ جاری ہوا۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ 1905ء میں اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو جاری فرمایا اور اس نظام میں شامل ہونے والے ہر شخص کے لئے ضروری قرار دیا کہ وہ 1/10 سے لے کر 1/3 تک اپنی آمد اور جائیداد کی وصیت کر سکتا ہے اور وصیت کرنے کے بعد یہ عہد کرتا ہے کہ مَیں تا زندگی اپنی آمد کا 1/10 سے 1/3 تک (جو بھی کوئی اپنے حالات کے مطابق خوشی سے شرح مقرر کرتا ہے) ادا کروں گا۔ اسی طرح اگر زندگی میں نہ ادا کیا گیا ہو تو مرنے کے بعد بھی جائیداد میں سے اسی شرح کے اندر رہتے ہوئے جو پیش کی گئی ہو اپنے عہد کے مطابق اس کی ادائیگی کے لئے اپنے ورثاء کو کہہ کے جاتا ہے۔ اور ہر موصی سے یہی توقع رکھی جاتی ہے اور رکھی جانی چاہئے کہ وہ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنی حقیقی آمد میں سے چندہ ادا کرے اور اس بارہ میں کسی قسم کا عذر نہ کرے اور عموماً موصی نہیں کرتے۔

پس ہر موصی کو خود بھی ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ کہیں تقویٰ سے ہٹ کر میں اپنی کسی آمد کو چاہے وہ معمولی ہی کیوں نہ ہو ظاہر نہ کر کے اللہ تعالیٰ سے کئے گئے عہد میں خیانت تو نہیں کر رہا؟ پس موصیان اور موصیات جماعت میں چندہ دینے والوں کا وہ گروہ ہے جس کے متعلق یہی خیال کیا جاتا ہے کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کے حصول کی کوشش کرنے والے ہیں اور ہر لحاظ سے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہیں جو اپنی آمد اور جائیداد کا ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی خوشی سے پیش کرتے ہیں۔ نیز اپنے اعمال پر نظر رکھنے والے ہیں اور اس کے لئے کوشش کرنے والے ہیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند تر کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔ اپنے اخلاق بہترین رنگ میں سنوارنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔ حقیقی مومن بننے کی طرف ہر طرح سے کوشش کرتے ہوئے قدم بڑھانے والے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہر موصی اسی جذبہ سے وصیت کرنے والا اور اس کو قائم رکھنے والا ہو۔ (خطبہ جمعہ 8 جنوری 2010)



افتتاح مسجد بیت السلام

(سکنتھورپ)

رپورٹ تعاون"الفضل انٹرنیشنل"

اسلام آباد ٹلفورڈ سے تقریباً سوا دوسو میل شمال کی جانب برطانیہ کی کاؤنٹی North Lincolnshire میں اسّی ہزار سے زائد آبادی پر مشتمل ایک شہر سکنتھورپ واقع ہے جس کی شہرت اس میں موجود کارخانوں کی وجہ سے ہے۔یہاں زیادہ تر اسٹیل کے کار خانے پائے جاتے ہیں لیکن اشیائے خورو نوش بھی یہاں تیار کی جاتی ہیں۔یہ تمام خصوصیات دنیاوی لحاظ سے اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہوں گی لیکن عالم روحانی میں اس شہر کا امتیاز یہ ہے کہ یہاں چھ مرتبہ خلیفۃ المسیح کے مبارک قدم پڑے ہیں اور آج 17؍جون 2023 بروز ہفتہ ساتویں مرتبہ قدرت ثانیہ کے مظہر خامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس شہر کی پہلی purpose built مسجد کا افتتاح کرنے کی غرض سے قدم رنجہ فرمایا اور اس سرزمین کو برکت بخشی۔فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

عرفان قریشی صاحب سیکرٹری جائیداد جماعت یوکے نے بتایا کہ سکنتھورپ میں جماعت 1999ء میں قائم ہوئی۔

اس وقت یہاں صرف دو فیملیز آباد تھیں۔ابتدا میں ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب (ریجنل امیر نارتھ ایسٹ) کا گھر بطور نماز سینٹر استعمال ہوتا تھا۔

مکرم قمر الدین محمد صاحب صدر جماعت سکنتھورپ نے مسجد بیت السلام کی تاریخ بیان کرتے ہوئے موصوف نے بتایا کہ یہ جگہ جماعت نے دسمبر 2002ء میں خریدی تھی۔جس میں دو بڑے ہالز شامل تھے۔کونسل کی اجازت سے اسے بطور مسجد استعمال کیا جاتا رہا۔ اس جگہ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے"بیت السلام"عطا فرمایا۔ 2015ء میں اس زمین کے بالکل ساتھ ایک گھر (bungalow) جماعت نے خریدنے کی توفیق پائی۔پھر مئی 2020ء میں جماعت کی جگہ سے ملحق قطعہ زمین خریدا گیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سکنتھورپ میں مسجد بنانے کی خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔چنانچہ 2016ء میں جماعت کو مسجد بنانے کی planning permission حاصل ہو گئی تھی اور مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت برطانیہ نے 24؍مارچ 2018ء کو اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جس کے ساتھ ہی تعمیر کا کام شروع ہوا جو 2022ء میں مکمل ہوا۔مسجد کل تین منزلوں پر مشتمل ہے۔اس کا مسقّف احاطہ 520؍مربع میٹر ہے۔ گراؤنڈ فلور پر مردانہ ہال ہے جہاں پر 150؍افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔

مسجد کی تعمیر کا پس منظر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جب نماز سینٹر کی جگہ ہمیں چھوٹی پڑ گئی تو ہم نئی جگہ خریدنے کی تلاش میں تھے لیکن کوئی مناسب جگہ نہیں ملی۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ ہم جماعت کی خریدی ہوئی جگہ پر ہی مسجد تعمیر کریں۔ چنانچہ پرانی عمارت کو گرا کر از سرِ نو مسجد تعمیر کی گئی۔

مساجد کی تعمیر کے لیے مالی قربانی ایک لازمی امر ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد ہر ملک میں اس حوالے سے پیش پیش ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ افراد جماعت صرف مساجد کی تعمیر کے لیے مال نہیں دیتے بلکہ اس جذبہ اور دلی محبت کے ساتھ قربانی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی عاجزانہ کاوشوں کو قبول فرمائے اور اس جہان میں خدا کی اعلیٰ شان لوگوں پر ظاہر ہو۔

صدر صاحب جماعت نے تعمیر کے اخراجات اور مقامی جماعت کی مالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ شروع میں اندازہ لگایا گیا تھا کہ مسجد پر کل خرچ چار لاکھ پاؤنڈز آئے گا۔ چنانچہ مقامی احباب جماعت نے مسجد کی تعمیر کی مدّ میں چندہ دیا۔ لیکن پھر یوں ہوا کہ خرچ ہمارے تخمینے سے کافی بڑھ گیا اور اب مسجد کی تعمیر پر کل خرچ 9/ لاکھ 20/ ہزار پاؤنڈز ہو چکا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت نے قربانی کی اعلیٰ مثالیں پیش کیں اور اس مسجد کی تعمیر کے لیے مکمل رقم مقامی احبابِ جماعت نے ادا کی۔

صدر صاحب نے مالی قربانی کی ایک اعلیٰ مثال دیتے ہوئے بتایا کہ ایک ممبر نے مسجد کی تعمیر کے لیے ایک لاکھ 70 ہزار پاؤنڈز سے زائد چندہ دینے کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اس مسجد کے افتتاح کے لیے تشریف لائے۔ چنانچہ مقامی جماعت نے دن رات ایک کر کے حضور انور کی آمد کے حوالے سے تیاریاں شروع کیں۔

صدر صاحب جماعت سکنتھورپ نے بتایا کہ جب انہیں اطلاع ملی کہ حضور انور مسجد کے افتتاح کے لیے تشریف لا رہے ہیں تو شروع میں خوشی کے ساتھ ساتھ پریشانی بھی ہوئی کہ اتنے مختصر وقت میں ساری تیاریاں کیسے مکمل ہوں گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا اور سب کام بسہولت ہوتے رہے۔

جمعہ کی شام 8 بجے کے قریب اگلے دن کی افتتاحی تقریب کے لیے تیاریاں عروج پر تھیں اور فضا میں خوشی اور مسرت کی مہک محسوس کی جا سکتی تھی۔ مسجد کے اندرونی حصے کی صفائی کی جا رہی تھی جبکہ مسجد کے صحن میں نصب کی گئی مارکی میں ڈیوٹیوں کے حوالے سے مجلس خدام الاحمدیہ کی میٹنگ جاری تھی۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کی ممبرات بھی اپنے حصے میں تیاریاں مکمل کر رہی تھیں۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ سکنتھورپ جماعت کے علاوہ دور و نزدیک سے اسّی سے زائد احباب جماعت و خدام اس موقع پر خدمت کے جذبے سے یہاں ڈیوٹیاں دینے کے لیے تشریف لائے۔

مسجد کے افتتاح کے موقع پر وسیع تر انتظامات کے پیش نظر ہمسایوں سے بھی تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔ مقامی صدر صاحب نے اس حوالے سے نمائندہ الفضل کو بتایا کہ مسجد کے افتتاح کے دن ہمیں مسجد کی سڑک بالکل خالی چاہیے تھی۔ چنانچہ ہم نے قریب کے پانچ ہمسایوں سے درخواست کی کہ اگر ممکن ہو تو وہ مسجد کے افتتاح کے روز اس سڑک پر گاڑی پارک نہ کریں۔ چنانچہ سب نے بہت خوشی سے ہماری درخواست مان لی اور کہا کہ آپ بالکل فکر نہ کریں ہم اس روز کہیں اور گاڑی پارک کر لیں گے۔

17 جون کو صبح سے ہی خدام مختلف ڈیوٹیوں پر مامور تھے اور مختلف شعبہ جات میں مستعدی کے ساتھ خدمات پیش کر رہے تھے۔ شاملین

تقریب کے لیے مسجد سے قریباً تین منٹ کی مسافت پر پارکنگ کا انتظام کیا گیا تھا جہاں سے بذریعہ شٹل سروس مہمانوں کو مسجد لانے کا انتظام تھا۔ مسجد کے احاطے میں داخل ہونے کے لیے رجسٹریشن کارڈ ضروری تھا اور سیکیورٹی پر مامور خدام اس امر کو یقینی بنا رہے تھے کہ جس کسی کو بھی مسجد میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے اس کے پاس ضروری شناخت موجود ہو۔

بعض عہدیداران کے تاثرات

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے حضور انور کے خطاب کے بعد اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ سکنتھورپ جماعت کے لیے ایک اہم دن تھا۔ یہ جماعت بہت پرانی جماعت ہے۔ 2004ء میں حضور انور یہاں پہلی بار تشریف لائے تھے۔ اس وقت یہاں ایک چھوٹا سا کاٹیج ہوتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعت بڑھتی گئی اور اس جماعت کی یہ خاصیت ہے کہ اس میں 28/ڈاکٹرز ہیں۔

امیر صاحب نے بتایا کہ مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب ریجنل امیر نارتھ ایسٹ کو خصوصی طور پر جدوجہد اور خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے کہا کہ میں بہت خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے یوکے جماعت کو ایک اور مسجد بنانے کی توفیق دی۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ بڑھتا چلا جائے۔ پاکستان میں مخالفین جتنی مساجد گراتے ہیں یا توڑتے ہیں اللہ تعالیٰ دنیا بھر میں اس سے کئی گنا زیادہ مساجد بنانے کی توفیق دے رہا ہے اور یہ جماعت کی سچائی کا ایک بہت بڑا نشان ہے۔

آپ نے خلافت احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ یوکے جماعت کی خوش نصیبی ہے کہ خلافت احمدیہ یہاں موجود ہے۔ اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ ہم ساری دنیا میں سب سے زیادہ خوش قسمت جماعت ہیں۔ میں یوکے جماعت کو یہ کہتا رہتا ہوں کہ وہ جتنی بھی دعائیں کریں کم ہیں۔ ساری دنیا اس انعام کو ڈھونڈ رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ انعام ہماری جماعت کو دیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ ہر وقت اس بات کو یقینی بنائیں کہ حضور انور کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت والی لمبی زندگی عنایت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اس جماعت پر بڑھتے جائیں۔ اور اسی طرح ہم آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔

ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب ریجنل امیر نارتھ ایسٹ، حضور انور کے خطاب کے بعد اپنے جذبات کا اظہار کچھ یوں کرتے ہیں: آج کا دن ہمارے لیے انتہائی خوشی کا دن ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں اپنے رحم سے مسجد بنانے کی توفیق دی اور اس سے بڑا فضل یہ کہ حضور انور نے اس کا افتتاح فرمایا ہے۔ ہر لحاظ سے یہ بابرکت دن ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج جن باتوں کی ہدایت فرمائی ہے، ان باتوں پر عمل کرنے کی ہمیں توفیق ملے اور ہمارے ہمسائے صحیح معنوں میں یہ کہنے والے ہوں کہ جو خلیفہ نے کہا ہے یہ لوگ ایسے ہی ہیں۔

مقامی احباب کے جذبہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ الحمدللہ یہاں ایک ٹیم کی طرح سب نے کام کیا ہے۔ ہر کسی نے مالی قربانی کے ساتھ ساتھ عملی قربانی بھی کی ہے۔ جس کو جو بھی کام دیا گیا اس نے یہ نہیں کہا کہ یہ میں نہیں کرسکتا۔ یہ میرے شایانِ شان نہیں۔ یہاں پر ڈاکٹر اور انجینئرز مسجد پینٹ کرتے رہے، جھاڑو سے صفائی کرتے رہے۔ بڑی عاجزانہ خدمت کی۔

مکرم ڈاکٹر عطاء العلیم خالد صاحب (جنرل سرجن) لوکل سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ ہمیں یہاں تین سال کی قلیل مدت میں مسجد مکمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور انور نے اس مسجد کا افتتاح کرکے

وہ سعادت بخشی ہے جس کا ہم بہت دیر سے انتظار کر رہے تھے۔ ہمارے جذبات نا قابلِ بیان ہیں۔ ایک ضروری بات یہ ہے کہ یہاں ڈاکٹرز کی تعداد زیادہ ہے جو دن رات کام میں مصروف رہتے ہیں لیکن ہر کسی کی کوشش رہی کہ وہ اس مسجد کی آبادکاری اور تعمیر و تزئین میں کردار ادا کرے۔ یہاں کے نوے فیصد بچوں نے اس مسجد کی تعمیر کے ہر مرحلہ میں حصہ لیا۔ اس مسجد کا رنگ و روغن ڈاکٹرز نے کیا۔ کھانے کا انتظام کرنے والے ڈاکٹرز ہیں۔ اس کے علاوہ لجنہ و انصار اور خدام و اطفال نے اس مسجد کی تیاری میں حصہ لیا ہے۔

مکرم نداء الحق صاحب ریجنل قائد یارکشائر ریجن، خدام اور اطفال کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضور انور کووڈ کی وبا کے بعد پہلی دفعہ یہاں تشریف لا رہے ہیں۔ اطفال اور خدام کافی پرجوش ہیں۔ دو تین ہفتوں سے اطفال خدام مل کر رات گئے تک کام کر رہے ہیں۔ ان میں ڈاکٹرز، انجینئرز اور دوسرے لوگ شامل ہیں۔ اس دن کی مناسبت سے خدام وقارِ عمل، مارکیز لگانا اور کھانا پیش کرنے کے علاوہ کئی کام کر رہے ہیں۔

ہڈرز فیلڈ، شیفیلڈ، رادھرم، ڈون کاسٹر، سپین ویلی وغیرہ مجالس سے خدام ڈیڑھ گھنٹہ سفر کر کے خدمت اور پروگرام میں شمولیت کے لیے آئے ہیں۔ خاکسار ان کا بہت شکر گزار ہے کہ انہوں نے وقت نکالا۔ اس کے علاوہ ہمارے ہمسایہ ریجن نارتھ ایسٹ، بریڈفورڈ اور ہارٹلے پول سے بھی خدام تشریف لائے ہیں۔ ہم سب کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح ہم سے راضی رہیں اور ہمیں ان کی اطاعت کرنے کی توفیق ملتی رہے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر مظفر چودھری صاحب (سیکرٹری تبلیغ سکنتھورپ) جو جماعت سکنتھورپ کے ابتدائی ممبرز میں سے ہیں نے نمائندہ الفضل انٹرنیشنل کو پڑوسیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جب ہم نے شروع میں مسجد بنانے کا ارادہ کیا تھا تو ہمارے پڑوسیوں کا خیال تھا کہ ہم ان کے لیے تنگی کا سبب بنیں گے۔ لیکن الحمد للہ ان کا یہ خیال غلط ثابت ہوا اور انہیں جب بھی ضرورت پڑی جماعت احمدیہ ان کی مدد کے لیے حاضر تھی۔ ہمارے ہمسائے اکثر بڑی عمر کے لوگ ہیں، انہیں جب بھی شاپنگ وغیرہ کی ضرورت پڑتی ہے تو ہمارے خدام ان کی مدد کرتے ہیں۔ سردیوں کے موسم میں جب برف پڑتی ہے تو ہم ان کے گھروں کے سامنے سے برف صاف کرنے میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ان لوگوں کا ہمارے بارہ میں خیال بالکل بدل گیا ہے۔ مسجد کے افتتاح کے موقع پر ہم نے ان سے پارکنگ کے لیے جگہ کی درخواست کی تو انہوں نے بخوشی ہماری درخواست مان لی۔ الحمد للہ

ڈاکٹر رانا مقبول احمد صاحب (جنرل پریکٹیشنر) مقامی سیکرٹری ضیافت نے بتایا کہ وہ چودہ سال سے سکنتھورپ میں رہ رہے ہیں۔ جب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے افتتاح کی منظوری عنایت فرمائی تبھی سے انتظامیہ تشکیل دے کر کام کا آغاز کر دیا گیا۔ ریجنل امیر صاحب نے خاکسار کو ضیافت کا انچارج مقرر کیا۔ آخری دو ہفتہ میں میری ٹیم نے بہت محنت سے کام کیا۔ نیشنل عاملہ کے ممبران بھی معائنہ کے لیے آئے۔ یہ جماعت ساٹھ سے ستر میل تک محیط ہے۔ اس لیے انصار، خدام دور سے آتے ہیں اور دن رات ایک کر کے خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ جب احباب کام کر رہے ہوتے تھے تو ان کو ہوش نہیں ہوتی تھی کہ ناشتہ بھی کیا ہے یا نہیں۔ شعبہ ضیافت کی ٹیم انہیں جا کر کھانے کا پوچھتی رہتی ہے۔ لجنہ کی ایک انچارج ہیں ان کے تعاون کے ساتھ لجنہ کو بھی کھانا پہنچایا جاتا ہے۔

گذشتہ دو دنوں سے دن رات لوگ کام کر رہے ہیں۔ ستر کے قریب مہمان جو باہر سے آئے ہیں اور واپس نہیں جا سکتے ان کو ہوٹلز میں ٹھہرایا گیا ہے۔ کوشش ہے کہ مہمانان کو ہر ممکن آسائش دی جائے کہ وہ نیک

جذبات لے کر واپس جائیں۔ مسجد کی افتتاحی تقریب میں پانچ سو افراد کی آمد متوقع ہے۔ مرد و خواتین کی علیحدہ علیحدہ مارکیاں ہیں۔ اوور فلو کے لیے مسجد کی basement میں بھی انتظام کیا گیا ہے۔ یہ شہر لندن سے چار گھنٹے کی مسافت پر ہے اور یہاں قریب ایشین کھانے کی کیٹرنگ کا کوئی انتظام بھی نہیں۔ مسجد کا کچن بھی چھوٹا ہے۔ چنانچہ افتتاحی تقریب سے پہلے وقارِ عمل کرنے والوں کے لیے احباب کرام نے اپنے آپ کو پیش کیا کہ وہ گھروں سے کھانا بنا کر لائیں گے۔ احباب کا یہ جذبہ قابلِ ستائش ہے۔ افتتاحی تقریب میں کھانے کا انتظام نیشنل ضیافت ٹیم کے تعاون کے ساتھ کیا گیا ہے۔ آج خوشی کا دن ہے اور جیسے عید کا سماں ہے۔ بچے، بوڑھے، جوان، عورتیں صبح جلد آجاتے ہیں اور رات کو دیر سے جاتے ہیں۔ ہر کوئی حضورِ انور کی آمد کا منتظر ہے۔ اور یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ اس جماعت میں حضورِ انور کا ساتواں دورہ ہے۔

حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اقدس میں اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا: ”میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپؑ کا ہے۔ حضرت پیرو مرشد مَیں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔۔۔۔۔۔ مجھے آپ سے نسبتِ فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے طیّار ہوں۔ دعا فرماویں کہ میری موت صدّیقوں کی موت ہو۔“

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 36)

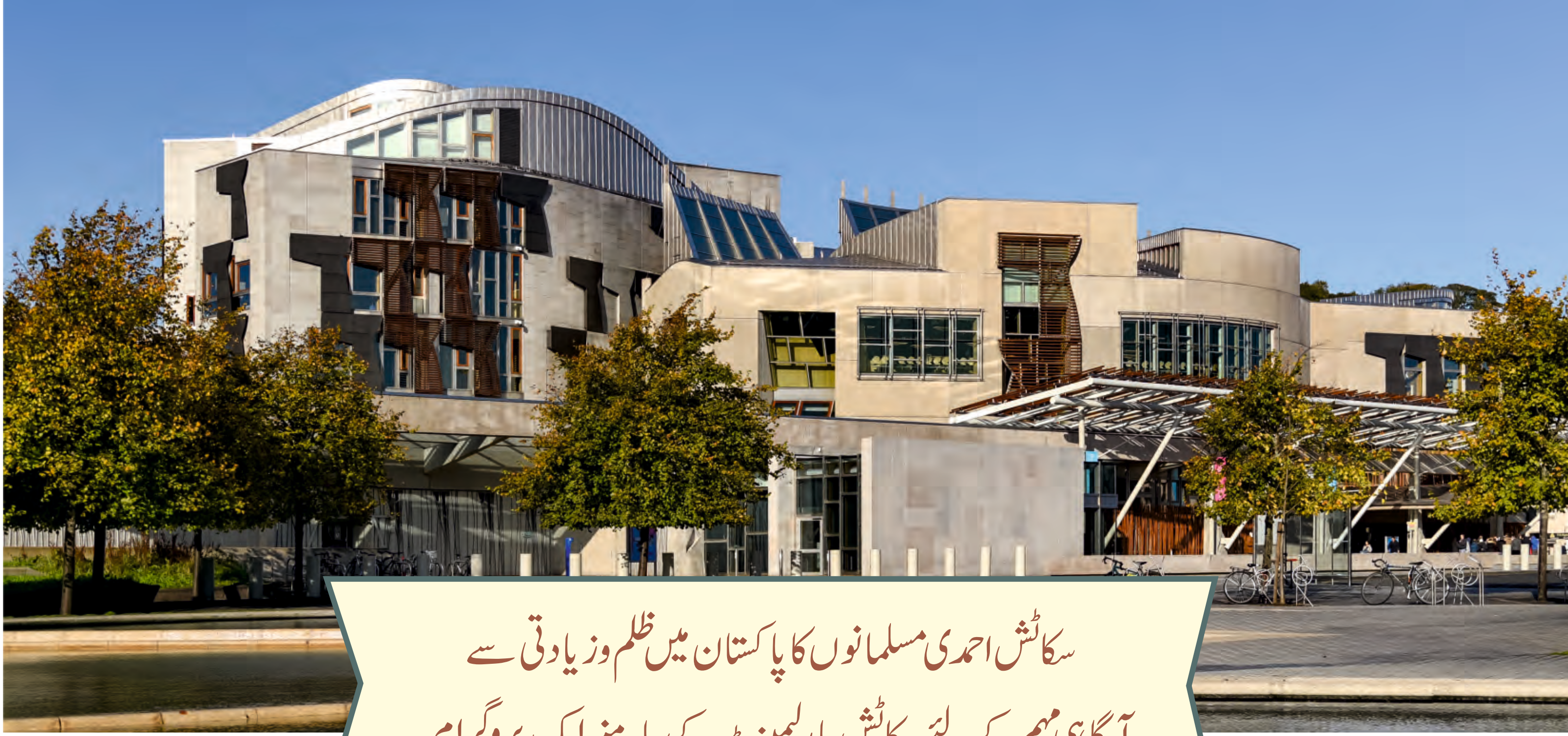
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ (البقرۃ:273)

اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو وہ تمہیں بھرپور واپس کر دیا جائے گا اور ہرگز تم سے کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ پس اللہ تعالیٰ جب وعدہ کرتا ہے تو پورا بھی کرتا ہے۔ اس کے نمونے اس دنیا میں بھی ہمیں دکھا دیتا ہے تا کہ اس یقین پر قائم ہو جاؤ کہ اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث بنو گے۔ دنیاوی اداروں کی طرح نہیں ہے کہ کاروباروں میں رقم لگاؤ اور نقصان ہو جائے یا کچھ عرصہ فائدہ ہو اور پھر صرف دنیاوی فائدہ ہو، آگے کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ بلکہ دنیا کے تو بعض ایسے کاروبار ہیں جو کچھ عرصہ تک تو فائدہ دیتے ہیں پھر ان کو چلانے والے ہی سب کچھ کھا جاتے ہیں اور وہ غریب لوگ جنہوں نے انویسٹمنٹ کی ہوتی ہے ان کا پیسہ ڈوب جاتا ہے جیسے آج کل بڑا شور مچا ہوا ہے کہ کئی بلین ڈالر لوگوں کے ڈوب گئے جنہوں نے بٹ کوائن (Bitcoin) یا کرپٹو کرنسی (Cryptocurrency) میں اپنی رقمیں لگائی ہوئی تھیں۔ ان کے چلانے والے کھا گئے۔ ختم ہو گیا سب کچھ۔ بہرحال یہ جو کاروبار ہے بٹ کوائن وغیرہ کا میرے نزدیک تو یہ ایک قسم کا جوا بھی ہے۔

(خطبہ جمعہ 06 جنوری 2023)



سکاٹش احمدی مسلمانوں کا پاکستان میں ظلم وزیادتی سے آگاہی مہم کے لئے سکاٹش پارلیمینٹ کے سامنے ایک پروگرام

25مئی کوسکاٹش احمدی مسلمان سکاٹش پارلیمنٹ ایڈنبرا کے مقام پر اکٹھے ہوئے،اس تقریب کا مقصد پاکستان میں احمدی مسلمانوں اوردیگر اقلیتی برادریوں پرہونے والےظلم وستم پرروشنی ڈالنا تھا۔

Motherwell and Wishaw سےمنتخب سکاٹش پارلیمنٹ ممبر Clare Adamson اس پروگرام کے میزبان تھے جنہوں نے مختلف طبقات زندگی سےتعلق رکھنے والے90لوگوں کواکٹھا کیا جن میں سکاٹش پارلیمنٹ کےاراکین،مذہبی رہنما،سیاست دان،بین المذاہب اورروٹری کلب سکاٹ لینڈ کے نمائندے،طلباءاورڈاکٹر شامل تھے۔ سکاٹ لینڈ کی جماعت نے سوشل میڈیا کے مؤثر استعمال سے اس پروگرام کی آگاہی پیدا کی اور بہت سے سیاستدانوں نے سوشل میڈیا پوسٹس کوپسندکیااورپیغام آگے ہزاروں لوگوں تک پہنچایا۔

اس تقریب نے پاکستان میں مذہبی آزادی پرروک تھام اوراحمدی مسلمانوں کےانسانی حقوق کی خلاف ورزی کے بارے میں شعوراجاگر کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم کے طور پر کام کیا۔ پروگرام 5:30بجےقرآن پاک کی تلاوت کےساتھ شروع ہوا۔پڑھی گئی آیات کے انگریزی ترجمہ کے بعد اسلام احمدیت کے بارے میں مختصر تعارفی ویڈیودکھائی گئی۔

ہم شرکاءاورسکاٹش کمیونٹی کی طرف سے پاکستان میں احمدی مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے ساتھ ہونے والے ظلم وستم کو اجاگر کرنے میں دکھائے جانے والےزبردست تعاون کےشکرگزارہیں۔یہ ضروری ہے کہ ہم آگاہی مہم کو جاری رکھیں،بامعنی بات چیت میں مشغول رہیں،اور مذہبی آزادی اوربنی نوع انسان کےحقوق کےتحفظ کےلیےمل جل کرکام کریں۔”کلیئرایڈمسن ایم ایس پی نے کہا جو اس پروگرام کی میزبان تھیں۔

تقریب کی خاص بات سیکشن 298 کےعنوان سے پراثرمختصر دستاویزی فلم کی نمائش تھی۔اس اثرانگیزفلم نے پاکستان کےمہلک ترین قانون،سیکشن298کےتحت زندگی کی تلخ حقیقتوں کی ایک پُرجوش جھلک فراہم کی ہے،جوملک کےتوہین مذہب کےقوانین کا حصہ ہے۔واضح طور پراحمدی مسلمانوں کونشانہ بناتے ہوئے،یہ قانون ان کےظلم وستم اورقیدکوجائزقراردیتاہے۔

اس تقریب کی خاص بات ایک مختصراوراثرانگیز دستاویزی فلم سیکشن 298 کی اسکریننگ تھی۔ پاکستان کےمہلک ترین قانون سیکشن 298

کے تحت زندگی کی تلخ حقیقتوں کی جھلک دکھائی گئی جو ملک کے توہین رسالت کےقوانین کا حصہ ہے۔ یہ قانون واضح طور پر احمدی مسلمانوں کو ظلم وستم کےنشانہ بننےکواور قید کوجائزقرار دیتا ہے۔فلم کی نمائش کے بعد ایک ماہرپینل ڈسکشن ہوئی جس نے احمدی مسلمانوں اور دوسری اقلیتی برادریوں بشمول شیعہ،عیسائی اور ہندوؤں کو درپیش مخصوص چیلنجز پر روشنی ڈالی۔

اس پینل میں جماعت احمدیہ یوکے کے امور خارجہ کے سیکرٹری،فرید احمد صاحب،کلیئرایڈمسن ایم ایس پی،کونسلرگورڈن پرائیڈ اور سکاٹ لینڈ کے ریجنل امیر ڈاکٹرعبدالحئی شامل تھے جن سے حاضرین محفل نے پاکستان میں اس ظالمانہ قانون کے بارے میں کئی طرح کے سوالات کیےاورپینل کے شرکاءنے ان کاتفصیل سے جواب دیا۔

اختتامی کلمات ریجنل امیر،ڈاکٹرعبدالحئی صاحب ادا کئے جس میں شاملین اورسکاٹش حکومت کا، جو پاکستان میں اس قانون سے متاثرہ افراد کومحفوظ پناہ گاہ فراہم کرتے ہیں،شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کا اختتام دعا سے ہوا جومبلغ سلسلہ ایڈنبرامکرم قریشی داؤداحمد صاحب نے کروائی۔مہمانوں کی چائے اورکافی سےتواضع کی گئی۔

بعدازاں بہت سے مہمانوں اور سیاست دانوں نے سوشل میڈیا پر پاکستان میں اس قانون سے متاثر ہونے والوں کے لیے اپنی حمایت کا اظہار کیااور کہا کہ یہ پروگرام کافی معلوماتی تھا۔

"درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو"

(حضرت مسیح موعودعلیہ السلام ،ملفوظات،جلد3،صفحہ 38)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

جب خالص ہوکراللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مال خرچ کرنا ہےتو خرچ کرنے والے کے دل میں چندوں کی ادائیگی کے وقت کسی قسم کاانقباض نہیں ہونا چاہئے۔اس یقین پہ قائم ہوکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجھےخوشی سےقربانی کرنی چاہئے۔اور پھر یہ کہ کبھی دل میں یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ مَیں نے اتنا چندہ دیا ہے اس وجہ سے جماعتی کارندوں کومیرا شکرگزار ہونا چاہئے۔ یا نظام کومیرا شکرگزار ہونا چاہئے۔بے شک جماعتی کارکن جو ہیں اس کام کے لئے وہ چندہ دینے والے کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔رسید پربھی جزاکم اللہ لکھا ہوتا ہےلیکن دینے والےکو یہ یادرکھنا چاہئے کہ اس نے کوئی احسان نہیں کیا۔اُس نے تو خداتعالیٰ سے اپنا مال بڑھانے کا سودا کیا ہے۔ایسا سودا کیا جو نہ صرف اس کا مال بڑھانے والا ہے بلکہ اس کی نیکیوں میں درج ہوکر مرنے کے بعد بھی اس کے کام آنے والا ہے۔ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مَیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ سورۃ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ پڑھ رہے تھے۔آپؐ نے اس کی تلاوت کے بعد فرمایا: ابن آدم کہتا ہے کہ میرا مال! میرا مال! اے ابن آدم کیا کوئی تیرا مال ہے بھی؟ سوائے اس مال کے جو تو نے کھایا اور ختم کردیا۔ یا جو تُو نے پہنا اور پرانا اور بوسیدہ کر دیا۔ یا جو تو نے صدقہ کیا اور اسے آگے بھیج دیا۔

(مسلم کتاب الزھد والرقائق باب الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر حدیث 7314)(خطبہ جمعہ 8 جنوری 2010)

طبی معاملات

دماغی صحت اور اس کی اہمیت



از ڈاکٹر یاسین سمن احمد

(سکنتھورپ جنرل ہسپتال میں یورولوجی اور جنرل سرجری میں کام کر رہے ہیں)۔

دماغی صحت سے مراد کسی شخص کی مجموعی نفسیاتی سلامتی ہے۔ اس میں فرد کی زندگی کے جذباتی، سماجی اور علمی پہلو شامل ہیں۔ اچھی ذہنی صحت کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص اپنی زندگی کے روزمرہ کے چیلنجوں سے نمٹ سکتا ہے اور نتیجتاً اچھا کام کر سکتا ہے اور معاشرے میں اپنا حصہ ڈال سکتا ہے۔ تاہم، خراب دماغی صحت بہت سے مسائل کا باعث بن سکتی ہے، جیسے کہ معاشرے کی طرف سے قدر نہ کرنے کا احساس، ڈپریشن، غم وغصہ اور کسی قسم کی بدسلوکی۔

دماغی صحت ایک اہم مسئلہ ہے جو ہر عمر اور پس منظر کے لوگوں کو متاثر کرتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا میں ہر چار میں سے ایک شخص اپنی زندگی میں کسی نہ کسی وقت ذہنی صحت کے مسائل کا سامنا کرتا ہے۔ دماغی صحت کے مسائل کسی شخص کے معیار زندگی کے ساتھ ساتھ دوسروں کے ساتھ ان کے تعلقات پر بھی نمایاں اثر ڈال سکتے ہیں۔

بہت سے عوامل ہیں جو دماغی صحت کی خرابی میں حصہ ڈال سکتے ہیں۔ ان میں جینیاتی عوامل، ماحولیاتی عوامل اور زندگی کے حادثات شامل ہو سکتے ہیں۔ تناؤ بھری زندگی کے واقعات جیسے کسی عزیز کا کھو جانا، ملازمت میں کمی یا مالی مشکلات یہ سب خراب دماغی صحت کا باعث بن سکتے ہیں۔

اگر آپ اپنی ذہنی صحت کے بارے میں جدوجہد کر رہے ہیں تو مدد حاصل کرنا ضروری ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے کئی وسائل دستیاب ہیں جو ذہنی صحت کے مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ ان میں اکثر تھراپی، مشاورت، ادویات اور معاون گروپ شامل ہو سکتے ہیں۔

ہمارے پیارے خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص طور پر دعا پر زور دیا ہے اور کسی کی جدوجہد اور تنہائی کے احساس میں مدد کے لیے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے پر زور دیا ہے۔ دعا اور مراقبہ تناؤ کو کم کر سکتے ہیں اور یہ سیکھنے میں بھی مدد کر سکتے ہیں جب آپ اپنے تناؤ کی سطح کو بڑھتے ہوئے محسوس کرتے ہیں تو اضطراب سے کیسے نمٹا جائے۔ اس طرح کے خیالات جو انسان کو پریشان کرتے ہیں اور محسوس کر سکتے ہیں جیسے آپ کو اپنے جذبات پر قابو نہیں ہے، لیکن نماز کے ذریعے انسان میں امن اور سلامتی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ قرآن کریم، سورہ رعد میں یہاں تک کہتا ہے کہ بے شک اللہ کے ذکر سے دل مطمئن ہوتا ہے۔

ذہنی صحت کے مسائل کے لیے مشاورت اور تھراپی عام مغربی علاج ہیں۔تھراپی کی کئی قسمیں ہیں،جن میں ذہنی رویے کی تھراپی،انٹر پرسنل تھراپی،اورسائیکوڈائنا مک تھراپی شامل ہیں۔

دماغی صحت کے مسائل کے لیےادویات بھی ایک مؤثر علاج ہوسکتی ہیں۔کئی قسم کی دوائیں ہیں جودماغی صحت کے مسائل کےعلاج کے لیے استعمال کی جاسکتی ہیں،بشمول اینٹی ڈپریسنٹس، اینٹی اینزائٹی دوائیں، اوراینٹی سائیکوٹک ادویات۔

سپورٹ گروپس ان لوگوں کے لیےبھی مددگارثابت ہوسکتے ہیں جو ذہنی صحت کے مسائل کا سامنا کررہے ہیں۔یہ گروپس لوگوں کو اپنے تجربات کے باہم اشتراک کرنے اور ایسے ہی چیلنجوں سے گزرنے والے دوسرےلوگوں سےتعاون حاصل کرنے کے لیے ایک محفوظ اور معاون ماحول فراہم کرتے ہیں۔

بہت سے اعمال ایسے بھی ہیں جولوگ اچھی ذہنی صحت کوفروغ دینے کے لیے کرسکتے ہیں۔ان میں باقاعدگی سے ورزش کرنا،صحت مند غذا کھانا اورصحیح نیند لینا شامل ہوسکتا ہے۔اگرآپ اپنی ذہنی صحت کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہیں توکسی ایسے شخص سے بات کرنا جس پر آپ بھروسہ کرتے ہیں،جیسے کہ خاندان کا کوئی فرد یا قریبی دوست اوران سےاپنے احساسات اور خدشات کے بارے میں مدد لینا بھی ضروری ہے۔

پیدائش کے بعدبھی ایک قسم کی ڈپریشن ہوجاتی ہے جسے اکثرنظرانداز کیا جاتا ہےلیکن یہ بہت عام ہوسکتا ہے،اس موقعہ پرآپ جسمانی اورنفسیاتی دباؤ کی وجہ سے بچہ کی پیدائش کے بعدافسردگی کا سامنا کرسکتے ہیں۔یہ معلوم کرنے کے لیے کہ کیا آپ کوکوئی عام دماغی بیماری ہوسکتی ہے،عام طورپر5انتباہی علامات ہیں۔وہ ہیں:شخصیت میں تبدیلی،جذبات میں تبدیلی،تنہائی، ذاتی دیکھ بھال پر اچانک توجہ نہ دینا اور ناامیدی کا احساس یامغلوب ہونے کا احساس۔یہ خودکشی کی ممکنہ انتباہی علامات بھی ہوسکتی ہیں اگرمناسب طریقے سےنہیں نمٹا گیاتواگرآپ کبھی ایسامحسوس کرتے ہیں،تو براہ کرم مزید مدد اورتعاون کے لیے اپنے جی پی سے رابطہ کریں۔

آخری بات،دماغی صحت ایک اہم مسئلہ ہے جو ہرعمر کےلوگوں کومتاثر کرتا ہے۔اگرآپ اپنی ذہنی صحت کےحوالے سےمشکلات کا شکار ہیں اوراچھی ذہنی تندرستی کوفروغ دینے کے لیےاقدامات کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ آپ اپنے جی پی سے مدد لیں یا کم ازکم اپنے کسی عزیز کو بتائیں۔صحیح علاج اور مدد کے ساتھ، دماغی صحت کے اس طرح کے مسائل کوسنبھالنااورایک بھرپورزندگی گزارنا بہت ممکن ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ایک چندہ عام ہے۔یہ بھی جماعت میں رائج ہے جوشرح کے لحاظ سے 1/16 ہے اور خلافت ثانیہ میں چندہ عام کا یہ نظام باقاعدہ اس شرح سے جاری ہوا۔یہ چندہ بھی درحقیقت حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی جاری ہوااورحضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں بڑی سختی سے فرمایا ہے کہ اس کواپنے اوپرفرض کرواور ماہوارادا کرو چاہے ایک پیسہ کرو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلدسوم صفحہ 358 ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

(خطبہ جمعہ 8 جنوری 2010)

گلدستہ

یہ بجا کہ راستہ پُر خطر ہے سِتم کی رات سیاہ بھی
مگر اہل دل کو ہو فکر کیوں کہ جنُوں ہے مشعلِ راہ بھی
جو گزر گئی ہیں قیامتیں ، نہ کہیں گے اُن کی حکائتیں
کوئی کرلے ظلم کی انتہا ، نہ کریں گے ہم کوئی آہ بھی
جو لگے تھے زخم وہ سی لئے ، جو ملے تھے اشک وہ پی لئے
درِشکوہ سارے ہی بند ہیں ، نہ سنو گے دل کی کراہ بھی
میں فدائے دین ہدیٰ بھی ہوں ، در مصطفےؐ کا گدا بھی ہوں
میری فردِجُرم میں درج ہو ، میرے سر پہ ہے یہ گناہ بھی
تیرے پاس ثاقبؔ بے نوا ، ہیں یہ سب خدا کی امانتیں
اُسی در پہ جا کہ جھکائیو یہ جبیں بھی ، دل بھی ، نگاہ بھی

ثاقب زیروی

کھینچ کر رات کی دیوار پہ مارے ہوتے
میرے ہاتھوں میں اگر چاند ، ستارے ہوتے
ہم نے اک دوجے کو خود ہار دیا دکھ ہے یہی
کاش ہم دنیا سے لڑتے ہوئے ہارے ہوتے
یہ جو آنسو ہیں ، مری پلکوں پہ پانی جیسے
اس کی آنکھوں سے ابھرتے تو ستارے ہوتے
یار کیا جنگ تھی جو ہار کے تم کہتے ہو
جیت جاتے تو خسارے ہی خسارے ہوتے
اتنی حیرت تمہیں مجھ پر نہیں ہونی تھی اگر
تم نے کچھ روز مری طرح گزارے ہوتے
یہ جو ہم لوگ ہیں احساس میں جلتے ہوئے لوگ
ہم زمیں زاد نہ ہوتے تو ستارے ہوتے
تم کو انکار کی خو مار گئی ہے واحد
ہر بھنور سے نہ الجھتے تو کنارے ہوتے

واحد اعجاز میرؔ

غزل

ستارہ بن کے رہو یا کسی دیے میں رہو
کسی بھی رنگ میں جگمگ سے سلسلے میں رہو

ہر ایک عزت و رفعت ہے خاکساری میں
سو چاند چھو کے بھی مٹی سے رابطے میں رہو

کسی کو دشت میں دریا کے روپ میں ملنا
کسی کی یاد کے شیریں سے ذائقے میں رہو

کسی کی آنکھ میں امید کا دیا بن کر
کسی اُداس سے چہرے کے قہقہے میں رہو

انا کی آگ میں کاٹو نہ قید تنہائی
حصار توڑ دو یا پھر محاصرے میں رہو

نظام شمس و قمر دیکھ کر یہ جانا ہے
محبتوں میں بھی مخصوص دائرے میں رہو

ہزار بھیڑیے پھرتے ہیں کاٹ کھانے کو
سو عافیت ہے اسی میں کہ قافلے میں رہو

نشاط وصل کے بس دو ہی تو ٹھکانے ہیں
خدا کے گھر میں رہو یا مشاعرے میں رہو

تو کیا عجب ہے کہ اُس کی نگاہ پڑ جائے
سو دل بچھائے ہوئے اُس کے راستے میں رہو

وہ شخص جس کو ملے مسکرا کے ملتا ہے
سو تم یونہی نہ مبارک مغالطے میں رہو

مبارک صدیقی

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا
فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ
(سورۃ البقرہ: ۱۴۹)

ترجمہ:

اور ہر ایک کے لئے ایک مطمحِ نظر ہے
جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے۔
پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ